نمبر ۱۵۱ | مورخہ ۲۱ جون ۱۹۳۲ء | یوم شنبہ | مطابق ۱۵ صفر ۱۳۵۱ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۸-جون کو حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے کو یہ تار موصول ہوا کہ کسی قدر حرارت ہے۔ تنفس میں بھی قدرے تکلیف معلوم ہوتی ہے جس کی وجہ ناک کی سوزش ہے۔ ماسوا اس کے عام حالت روبہ اصلاح ہے۔ الحمد للہ:۔

صاحبزادہ حافظ میرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل خلف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سال گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف۔ اے کا امتحان دیا تھا جس میں پاس ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے:۔

امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت شیخ عبد الرحمٰن صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے بھی ایف اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ مبارک ہو:۔

مسلمانانِ ریاست کشمیر کی طرف سے

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا شکریہ

مسلمانانِ جموں وکشمیر بارہا خطوط کے علاوہ اخبارات کے صفحات میں بھی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی خدمات کا شکریہ ادا کر چکے ہیں حال میں ایک تازہ مراسلت موصول ہوئی ہے۔ جس میں جنرل سکرٹری صاحب ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن نے صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی خدمت میں لکھا ہے:۔

"جناب والا کی خدمت میں اس بات کا اظہار کرنا۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے مظلوم و تباہ حال مسلمانانِ کشمیر کی کیسی عدیم المثال اور شاندار خدمات انجام دی ہیں تحصیل حاصل ہے۔ کیونکہ کشمیری مسلمانوں کا بچہ بچہ ان احسانات کے بارے جو آپ حضرات نے خالصۃً للہ ہم لوگوں پر کئے اور کئے جا رہے ہیں قیامت تک سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے آپ کے فرستادہ وکلاء نے جس تندہی، جانفشانی اور ہمدردی سے مظلوموں کی دستگیری فرمائی۔ اس کا شکریہ ادا کرنا بھی ہمارے امکان سے باہر ہے مجھے ایسوسی ایشن کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے۔ کہ میں جناب میر محمد بخش صاحب پلیڈر کی بے نظیر خدمات کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا شکریہ ادا کردوں:۔

اخبار احمدیہ

خانیوال میں جلسہ

خانیوال ضلع ملتان میں ۷-۸ جون کو ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صاحبزادہ عبدالسلام صاحب۔ مہاشہ محمد عمر صاحب۔ مولوی علی محمد صاحب اور مولوی عبدالاحد صاحب نے ہندو مسلم اتحاد کے حقیقی اسباب۔ اسلام بمقابلہ ویدک دھرم۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اجراء نبوت فی خیر امت پر تقاریر کیں۔ آریہ سماج نے اپنے لیکچرار بلوائے لیکن وہ سامنے آنے کی ہمت نہ کر سکے۔ خاکسار فضل الرحمن اختر۔

کبیر والہ میں جلسہ

۱۲-۱۳ جون ۱۹۳۲ء کو جلسہ ہوا۔ انصار اللہ نے پورے جوش اور اخلاص سے کام کیا۔ اور چار اجلاس منعقد ہوئے جن میں مولوی عبدالاحد صاحب نے باوا نانک صاحب کا مذہب۔ فضائل اسلام۔ چھوت چھات اور ہندو مذہب کے تاریک پہلو پر تقریریں کیں۔ گیانی واحد حسین صاحب نے باوا نانک صاحب کے مذہب اور فضائل اسلام پر۔ مہاشہ محمد عمر صاحب نے اسلام بمقابلہ ویدک دھرم۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقاریر کیں۔ خدا کے فضل و رحم سے چھ کس داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ خاکسار فضل الرحمن اختر

چیچاوطنی میں جلسہ

انجمنہائے احمدیہ چیچاوطنی ۳۰/۱۱-ایل اور ۶/۱۱-ایل نے مل کر ۳-۴-۵ جون کو جلسہ کیا۔ غیر احمدیوں سے وفات مسیح ناصری۔ صداقت مسیح موعود اور اجرائے نبوت پر مباحثات ہوئے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے لال حسین سابق ایڈیٹر پیام صلح۔ اور نور حسین گھر جاکھی مناظر تھے۔ ہماری طرف سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری عیسائیوں کے ساتھ بھی صداقت مسیح موعود از روئے بائبل پر مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے مباحثہ کیا۔ خدا کے فضل سے ان مباحثات کا بہت اچھا اثر ہوا۔ چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ نے بھی صداقت مسیح موعود پر لیکچر دیا۔ خاتمہ پر تین افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

چوہدری قاسم علی صاحب سب انسپکٹر پولیس نے باوجود بیمار ہونے کے امن کو قائم رکھا جس کے لئے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ خاکسار (چوہدری) محمد شریف وکیل۔

نور تھ بنگال میں تبلیغ

ایک معزز غیر احمدی نے شہباز پور کے مناظرہ کی کامیابی کو دیکھ کر

ہمارے احمدی مبلغ مولوی سید سعید احمد صاحب کو صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر لیکچر دینے کے لئے ۲۸ مئی ۱۹۳۲ء کو بمقام اشور پور دعوت دی۔ علاقہ کے بہت سے لوگوں کو جلسہ میں بلایا۔ اور اپنے پیر صاحب کو بھی دعوت دی۔ مولوی سید سعید احمد صاحب نے قریباً ۲½ گھنٹہ صداقت مسیح موعودؑ پر موثر اور کامیاب لیکچر دیا۔ جس کو سنکر لوگوں پر سلسلہ کے متعلق بہت اچھا اثر ہوا۔ لیکچر کے بعد جناب پیر صاحب نے چند سوالات کئے

جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ جنہیں سنکر پیر صاحب چپ ہو گئے۔ اب پر سامعین نے پیر صاحب پر زور دینا شروع کیا۔ کہ بیعت کرو۔ لیکن انہوں نے کہا کہ عنقریب بنگال کے مشہور و معروف پیر ابوبکر صاحب اور مولانا روح الامین صاحب کو بلا کر ایک مناظرہ کرایا جائے گا اگر اس میں قادیانی

وَمَن يُّهَاجِرْ فِي سَبِيْلِ اللهِ
يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً

قادیان اس وقت ماشاء اللہ شان و شکوہ کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ وہ زمانہ میری آنکھوں نے دیکھا ہے جب بعض مہاجرین فی سبیل اللہ کو سر چھپانے کی جگہ نہ ملتی تھی۔ وہ بڑ کے نیچے مع اہل و عیال رات بسر کرنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ اور کئی کئی فاقے گزرتے تھے۔ اب تو خدا کے فضل سے ہمارے بہت سے مکانات ہیں۔ زمینیں ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہم ہی ہم ہیں۔ وجہ معاش کی بہت سی راہیں کھلی ہیں۔ نہ صرف احمدی۔ بلکہ احمدیوں کے طفیل کئی وہ لوگ اور ان کی اولاد بھی اپنا مایحتاج حاصل کر رہے ہیں۔ جو اوائل میں مخالفت کرتے رہے بلکہ ہمیں پیس ڈالنا چاہتے تھے۔ باوجود اس کے آج کل کے عالمگیر حالات کے ماتحت اگر کوئی مہاجر بیکاری یا بے روزگاری میں مبتلا ہوں۔ تو گھبرا نہ جائیں۔ اس بات کو مدنظر رکھ کر یہ چند اشعار صبح کہے گئے۔ جبکہ میں مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے واپس آ رہا تھا۔ (اکمل)

اَے مہاجر دیکھ گھبرانا نہیں افلاس سے
روضہ بیضا بھلا دیتا ہے سب رنج و ہموم
جب ہجوم یاس ہو۔ یا غلبۂ افکار ہو۔
فی سبیل اللہ ہجرت کا نتیجہ تنگیاں؟
مشکلیں سب دور ہونگی۔ استقامت شرط ہے
اس کے اندر گند ہیں جنت کی راہیں بند ہیں
ناامیدوں سے ہیں بڑھ کر باب مہدی کے فقیر
مسلک نانک پہ چل کر آگ سی ہر سو لگا
دوجہاں میں زندگی آرام سے ہوگی بسر
عشق کامل چاہیئے۔ پھر حسن مائل دیکھ لے

مومنوں کے کام چلتے ہیں ہمیشہ آس سے
میں ابھی آیا ہوں اُٹھ کر آپ ہی کے پاس سے
اپنے مولیٰ کی مدد لے سورۂ النّاس سے
دیکھنا بچنا۔ مرے بھائی بڑے وسواس سے
ربنا اللہ کہنے والے بچتے ہیں ہر یاس سے
دیکھ دھوکے میں نہ آنا کفر کے آماس سے
کانچ کو نسبت ہی کیا ہے پارۂ الماس سے
آج کل کی گرمیوں میں صبح کی انفاس سے
ناجی مخلوق حق۔ احمد نبیؐ کے پاس سے
الحذر اس شکوۂ ہمدردیٔ و احساس سے

فضل ہادی۔ فیض مہدی ہے کہ اکمل کا دماغ
ہے معنبر گیسوئے محمود کی بُوباس سے

امام مہدی صاحب سچے ثابت ہوئے۔ تو سب ملکر اس کو قبول کر لیں گے خاکسار انوار الدین احمد سیکرٹری تبلیغ ٭

ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن لاہور

نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقہ میں تبلیغ کرنے کے لئے لاہور میں ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن قائم کی گئی۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر مہینہ معززین کو بلا کر انہیں دعوت حق پہنچائی جائے۔ چنانچہ ایسوسی ایشن کا افتتاحی جلسہ ۱۲ جون ۱۹۳۲ء کو احمدیہ ہوسٹل میں منعقد ہوا۔ مسلم و غیر مسلم معززین کو دعوتی رقعے بھیجے گئے تھے۔ اگرچہ موسم کے خراب ہونے کی وجہ سے حالات امید افزا نہیں تھے۔ مگر پھر بھی حاضری ہماری امید سے بڑھ کر تھی۔ ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر نہایت شرح و بسط سے روشنی ڈالی۔ اور حاضرین کو محظوظ کیا۔ لیکچر پونے دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ خاکسار چوہدری بشیر احمد۔ صادق سیکرٹری

جماعت احمدیہ رنگون کی لائبریری

جماعت احمدیہ رنگون کی لائبریری کے لئے مستری شرف دین صاحب نے سلسلہ کی بہت سی کتب اور اخبار الفضل کے فائل۔ نیز ریویو آف ریلیجنز کی پرانی جلدیں عطا کی ہیں۔ جن کے لئے جماعت احمدیہ رنگون نے ۲۹ مئی کو ایک خاص جلسہ کر کے ان کے شکریہ کا ریزولیوشن پاس کیا۔ برما کے دوسرے اصحاب نیز ہندوستان کے احباب بھی جس قدر ہو سکے اس لائبریری کی مدد کریں۔ خاکسار سید محمد لطیف گلی ۳۷ مکان ۲۰۱/۲۰۲ کمرہ ۶ ولی منزل رنگون ٭

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو مبارکباد

سر فضل حسین صاحب کی جگہ جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے تقرر پر جماعت احمدیہ کیرنگ اڑیسہ آپ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ چوہدری صاحب کو بیش از بیش توفیق عطا کرے۔ کہ وہ ملک و ملت کے لئے بہتر وجود ثابت ہوں۔ خاکسار عبدالحمید خان سیکرٹری

سپاس تعزیت

(۱) جن احباب نے میری اہلیہ صاحبہ کی وفات پر ہمدردی کے خطوط لکھے ہیں۔ ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر دے۔ خاکسار علی محمد صابر۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ قادیان ٭ (۲) جن دوستوں نے میری لڑکی صفیہ بیگم کے جلکر فوت ہو جانے پر ہمدردی کے خطوط لکھے ہیں میں ان کا شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ خاکسار عالم علی کاٹھگڑھ

درخواست ہائے دعا

۱۔ یو۔پی میں ان دنوں شدید گرمی پڑ رہی ہے۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد بھی لوگنے...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۵۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ جون ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

پونڈری ضلع کرنال میں مسلمانوں کا کشت و خون

مسٹر بھنڈاری ڈپٹی کمشنر کا افسوسناک رویہ

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب حادثہ پونڈری کے حالات معلوم کرنے کے لئے وہاں گئے تھے۔ انہیں جو معلومات حاصل ہوئے ہیں۔ ان کی بنا پر انہوں نے حسب ذیل رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی ہے:۔ (ایڈیٹر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور کے بذریعہ تار ارشاد کی تعمیل میں ۸۔ جون کو خاکسار قادیان سے روانہ ہو کر ۹۔ کی صبح کرنال پہونچا۔ اور اسی وقت مقامی مسلمان لیڈروں سے مل کر حالات دریافت کئے۔ پھر کرنال اور پونڈری کے بعض اصحاب کو ساتھ لے کر شام کے بعد پونڈری پہونچا۔ جو کہ کرنال سے ۱۹ میل کے فاصلہ پر ہے راستہ پکا ہے۔ اور موٹریں جاتی ہیں۔

ہسپتال میں زخمیوں کا ملاحظہ

وہاں پہونچتے ہی پہلے شفاخانہ میں گیا۔ جو زخمیوں اور تیمارداروں سے بھرا ہوا تھا۔ اس حادثہ میں ۲۲۔ آدمی زخمی ہوئے تھے۔ اور تین مقتول ۲۲۔ زخمیوں میں سے ۲۱۔ کو شفاخانہ میں داخل کیا گیا۔ اور ایک کے متعلق مجھے بتلایا گیا۔ کہ اس کا علاج گھر پر کیا جا رہا ہے۔ اکیس میں سے ۹۔ ڈسچارج ہو چکے ہیں۔ باقیوں کی حالت بھی رو بصحت ہے۔ عملۂ شفاخانہ پہلے سارے کا سارا ہندو تھا لیکن انجمن اسلامیہ کرنال کے بعض ممبروں کی جن میں سے قابلِ ذکر چوہدری نذیر احمد صاحب بی اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر ہیں۔ درخواست پر دو مسلمان ڈاکٹر وہاں بھیج دیئے گئے ہیں۔ انچارج شفاخانہ ڈاکٹر رام لال صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہیں زخمیوں کو عملہ شفاخانہ کے شکر گزار پایا۔ کیونکہ عملہ نے پوری پوری ہمدردی اور سرگرمی سے زخمیوں کی مرہم پٹی کا انتظام کیا ہے۔ باوجود اس کے کہ بعض زخمیوں کے سر اور پسلیوں پر شدید زخم لگے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحبان کے علاج اور اہتمام کو بہت مفید ثابت کیا۔ کوٹلی ضلع میرپور کے شفاخانہ میں ہندو ڈاکٹر کی نظرِ عنایت سے تو دو زخمی بھی جانبر نہ ہو سکے۔ جن کی پنڈلیوں پر ضربات تھیں۔ اور ان کے زخموں میں چونکہ سردی کا موسم تھا۔ کیڑے پڑ گئے تھے۔ آخر انہوں نے نہایت شدید تکلیف اٹھا کر دنیا کو چھوڑا۔ مگر یہاں شدت کی گرمی اور سخت لو میں خطرناک زخم مندمل ہو رہے ہیں۔ محمد یوسف صاحب میونسپل کمشنر جن کے سر اور پسلیوں پر شدید زخم لگائے گئے۔ میرے پہونچنے پر اٹھ بیٹھے لیکن میں نے انہیں بیٹھے رہنے پر مجبور کیا۔ زیرِ علاج مجروحین نے عملۂ شفاخانہ کے متعلق اپنے جذبات شکریہ کا پوری طرح اظہار کیا۔ اس لئے میں بھی مرخصوصیت سے اس کا ذکر کر رہا ہوں۔

قصبۂ پونڈری

شفاخانہ میں زخمیوں کو دیکھ کر میں قصبۂ پونڈری میں گیا۔ یہ قصبہ بہت پرانا ہے۔ فصیلِ شہر کے باہر ایک تالاب ہے۔ جس کے کنارے مندر بنے ہوئے ہیں۔ قصبہ کی آبادی ساڑھے پانچ ہزار بتلائی گئی جس میں سے دو ہزار کے قریب مسلمان اور ساڑھے تین ہزار کے قریب ہندو ہیں۔ شہر کے چوک میں پولیس آفیسر بیٹھے ہوئے بیانات لکھ رہے تھے۔

مقامِ متنازعہ

میں چند مقامی آدمیوں کو ساتھ لے کر اس موقعہ پر پہنچا۔ جہاں مسلمانوں کا خون بہایا گیا۔ خون کے نشانات جابجا موجود تھے۔ اور وہ تڑادہ بھی دیکھا۔ جس کی اوٹ میں مذبح خانہ تھا۔ اور جسے ہندوؤں نے گرا کر اس کا نام و نشان مٹا دیا ہے۔ یہ تڑادہ کافی اونچا ہے۔ ایک چھوٹا سا ٹیلا معلوم ہوتا ہے۔ جو قصبہ کے جنوب میں دو تین سو گز کے فاصلہ پر واقعہ ہے جہاں سے قصبہ بالکل اوجھل ہو جاتا ہے۔ مذبح کے ساتھ ہی قبرستان ہے ۱۸۵۸ء میں مذبح یہاں بنایا گیا تھا۔ جیسا کہ موثق شہادات سے ثابت ہے۔

مذبح کے متعلق ایک سابقہ فیصلہ

اس سے پہلے مذبح اس تالاب کے قریب تھا جس کا ذکر کیا جا چکا ہے ۱۸۵۶ء میں ہندوؤں نے ڈپٹی کمشنر مسٹر ولیم میکنیل کے پاس شکایت کی کہ یہ مذبح ایسے موقعہ پر ہے۔ جہاں تالاب ہے اور قصاب تالاب کا پانی استعمال کر کے تالاب کو نجس کر دیتے ہیں۔ نیز گائے کا گوشت قصبہ کے اندر ایسے راستہ سے لایا جاتا ہے۔ جو مندروں کے پاس سے گزرتا ہے۔ اس سے ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس مقدمہ کے فیصلہ کی مصدقہ نقل اب تک قصابانِ قصبہ کے پاس موجود ہے۔ جو میں نے دیکھی ہے۔ اور جو حرف بحرف حضور کی اطلاع کے لئے ذیل میں درج کرتا ہوں:۔

روبکار عدالت فوجداری ضلع تھانیسر اجلاس کپتان ولیم میکنیل صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ۸۰ نومبر ۱۸۵۷ء مقام فتح پور۔ تاریخ مرجوعہ ۲ جنوری ۱۸۵۶ء۔ نمبر مقدمہ ۷۹۷۔ تاریخ فیصلہ ۸ دسمبر ۱۸۵۷ء

مقدمہ گاؤکشی قصبہ پونڈری

آج موقع مجوزہ مسلمانانِ پونڈری بنا بر احاطہ گاؤکشی ملاحظہ ہوا۔ موقع بدو وجہ نامنظور ہوا۔ ایک یہ کہ بہت قریب تالاب اشنان و پرستش گاہ ہنود کی ہے۔ لیکن زیادہ تر اعتراض اس بات کا ظہور میں آیا کہ آمد و رفت اس موقعہ کی عین زیر ٹھاکر دوارہ کے ہے۔ جو لب تالاب واقعہ ہے۔ اور قصاب جب مویشی کو ذبح کر کے لحم اس کا قصبہ پونڈری میں لائیں گے۔ تو عین زیر چشم ہنود جو کہ ٹھاکر دوارہ میں فراہم ہوتے ہیں۔ گزر ہوگا۔ دوسری جگہ تجویز ہے۔ سو وہ طرف دروازہ جماراں کے آن رویہ جوہڑ فاصلہ مناسب آبادی گاؤں سے متصل تکیہ موسومہ حسین شاہ از عقب تڑادہ کے اس جگہ میں واقعہ ہے۔ اور اس موقعہ میں قبرستان مسلمانان کا ہے۔ کسی طرح کی تکلیف اور ایذا رسانی ہنود کی با جرائے گاؤکشی نہیں ہے۔ اس وقت بہت خلقت ہنود کی جمع ہوئی تھی عند الاستغاثہ کوئی شخص واجبی عذر بابت اس موقعہ کے بیان نہ کر سکا۔ لہذا حکم ہوا۔ کہ اجرائے گاؤکشی موقع متذکرہ بالا میں کی جائے۔ پروانہ بنام کوتوال تحصیل جاری ہو۔ کہ فرد اعتبران ہر ایک قوم اس قصبہ کو حضور کے ڈیرے پر فراہم کر دے۔ کہ ان سے مچلکہ نہ کرنے کسی طرح کی تکرار و عدم مزاحمت کا بایک دیگر لیا جائے گا۔ فقط۔ دستخط انگریزی کپتان ولیم میکنیل صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر

۸۴ سالہ مذبح

اس فیصلہ کے رو سے مسلمانوں نے قدیم مذبح کی جگہ ۱۸۵۸ء میں اس تڑادہ اور قبرستان کے درمیان ایک مذبح بنایا۔ جس کا ذکر مذکورہ بالا فیصلہ میں درج ہے۔ گویا آج سے ۸۴ سال پہلے یہ تڑادہ بھی موجود تھا اور مذبح بھی۔ جسے ہندوؤں نے ۲۶۔ اور ۲۷۔ مارچ ۱۹۳۲ء کی درمیانی شب میں شیعہ اور سنیوں کے ایک متنازعہ کے موقعہ کو غنیمت سمجھ کر اور ایک شیعہ کی شہ پر نہ صرف منہدم ہی کیا۔ بلکہ اس کی چار دیواری کی تمام اینٹیں اٹھا کر کہیں لے گئے۔ اور مذبح کی خون آلودہ سطح پر تڑادہ کی مٹی ڈال کر اس کا نام و نشان مٹا دیا۔

سنی شیعہ جھگڑا

اس واقعہ سے چند دن پہلے سنیوں کی ایک مسجد کے حجرہ سے جہاں شیعہ اپنے تعزیے رکھا کرتے تھے۔ ایک رات ان کا ایک تعزیہ غائب ہو گیا۔

شیعوں کو سُنیوں پر شُبہ ہُوا اور اس وجہ سے جھگڑا پیدا ہو گیا۔ اسی دَوران میں سُنی مُسلمان قصابوں کا مذبح غائب ہو گیا۔ جس کے متعلق ہندوؤں پر شُبہ کیا گیا۔ مذبح غائب کر دیئے جانے پر سُنی اور شیعہ کے درمیان صلح ہو گئی۔ اور سنیوں نے شیعوں کو اس حجرہ کی ملکیت دینے کا فیصلہ کر لیا۔ جہاں سے تعزیہ غائب ہُوا تھا۔

اعلےٰ حکام موقعہ پر

مذبح کے متعلق مسلمانوں نے تھانہ میں ۲۷- مارچ کو رپورٹ درج کرا دی۔ اس پر مسٹر امرناتھ بھنڈاری آئی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کمشنر ضلع کرنال میاں حکیم الدین صاحب مجسٹریٹ علاقہ اور مسٹر ڈیس سپرنٹنڈنٹ پولیس موقعہ دیکھنے کے لئے آئے۔ اُن کے ساتھ مجلس اسلامیہ کرنال کے ایک رکن چوہدری نذیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ بھی تھے۔ ہندوؤں نے سرے سے مذبح کے وجود کا ہی انکار کر دیا۔ جب مذکورہ بالا حکام موقعہ پر پہونچے۔ تو بظاہر وہاں کوئی مذبح نہیں تھا۔ اس طرح مسٹر بھنڈاری نے ہندوؤں کے انکار کی تصدیق پا کر جب اپنے طبعی میلان کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ تو مسلمانوں نے زمین کھدوا دیکھنے کا مطالبہ کیا۔ مسٹر بھنڈاری نے اسے تضیع اوقات قرار دیتے ہوئے صرف ایک جگہ کھودنے کی اجازت دی۔ اتفاق سے کدال ایسی جگہ پر پڑی جہاں نیچے خون بہنے کی نالی تھی۔ دوسری کدال پڑنے سے خون آلود مٹی ظاہر ہو گئی۔ اس پر مسٹر ڈیس کے مونہہ سے بے اختیار نکل گیا۔ کہ مذبح کا نشان مل گیا۔ مسٹر بھنڈاری نے ان سے کہا۔ کہ اتنی جلدی رائے کا اظہار نہ کریں۔ مگر مسٹر ڈیس نے کہا۔ اب شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اور انہوں نے چھ سات مقامات سے مٹی کھدوائی ہر جگہ سے خُون آلود مٹی نکلی۔ جہاں مسٹر ڈیس کو مذبح کے متعلق تسلی ہو گئی۔ وہاں مسٹر بھنڈاری کی تسلی نہ ہوئی۔ وُہ اس مٹی کے متعلق کئی قسم کے احتمالات اور شبہات پیش کرتے رہے۔ آخر مٹی کو کیمیکل اگزیمینیشن کے لئے لاہور بھیجنے کی تجویز کی۔ وہاں سے بھی یہ نتیجہ آیا۔ کہ اس مٹی میں حیوان کا خون ہے۔

مذبح کا ثبوت سرکاری کاغذات سے

مذکورہ بالا حالات مجھے نہ صرف مقامی لوگوں نے بتلائے۔ بلکہ ان حکام نے بھی بتلائے۔ جو اس وقت مُوقعہ پر تھے۔ مسٹر بھنڈاری چونکہ پونڈری میں نہ تھے۔ اس لئے میں اُن سے نہ مل سکا جس کا مجھے افسوس ہے۔ ان واقعات کو سُنکر ایک تعجب ضرور آتا ہے۔ کہ پونڈری کا مذبح کوئی ایسی شئے نہ تھی۔ جو پوشیدہ تھی۔ اور مسٹر بھنڈاری وہاں نو وارد نہ تھے۔ عرصہ ڈیڑھ سال سے وُہ اس ضلع میں ڈپٹی کمشنر کے عہدے پر ممتاز ہیں۔ اس مذبح کا ذکر سرکاری ریکارڈ میں بار بار آتا رہا ہے چنانچہ ۱۹۲۷ء میں ہندوؤں کی طرف سے مسٹر سی سی گاربٹ مجسٹریٹ علاقہ کیتھل کی خدمت میں درخواست دی گئی۔ کہ مذبح کی دیواریں بہت چھوٹی اور خستہ حالت میں ہیں۔ اور ذبیحہ کو دیکھ کر ہماری دل شکنی ہوتی ہے جس پر مسٹر گاربٹ نے مذبح کا ملاحظہ کیا۔ اور ان کی درخواست نامعقول سمجھ کر رد کر دی۔ پھر پولیس کی خفیہ ڈائریوں میں ایسی رپورٹیں جا بجا درج ہوتی رہتی ہیں۔ کہ فلاں موقعہ پر اتنی گائیں ذبح ہوئیں۔ اور فلاں موقعہ پر اتنی۔ چنانچہ اس ضمن میں ۱۹- دسمبر ۱۹۲۸ء کو قاضی فضل حق صاحب سب انسپکٹر تھانہ پونڈری کے زمانہ میں برکت اور رحیم بخش قصاب کے برخلاف ہندوؤں کی طرف سے اندرونِ شہر گاؤکشی کرنیکے الزام میں مقدمہ کھڑا کیا گیا۔ اور بالآخر ہندوؤں اور مُسلمانوں کے درمیان یہ سمجھوتہ طے پایا۔ کہ شادی۔ نیاز اور عید قربان پر گھر میں ذبیحہ کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ صرف مذبح میں ہی ذبیحہ ہُوا کرے گا۔

مسٹر بھنڈاری کا رویّہ

غرض پونڈری کا مذبح اور اس کی روایات کوئی پوشیدہ بات نہ تھی جس سے مسٹر بھنڈاری جیسے ذمہ دار افسر بے خبر ہوتے۔ مگر شروع تحقیق سے ان کا یہ رویہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذبح کا عدم ہی ثابت ہو۔ تو بہتر ہے۔ مسٹر ڈیس سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جو ایک عقلمند اور محتاط افسر ہیں۔ نہ صرف یہ کہ عین موقعہ پر اپنی رائے ظاہر کی۔ بلکہ یہ مشورہ بھی دیا۔ کہ مذبح کو بنوا دیا جائے۔ تا یہ معاملہ طول نہ پکڑے۔ بلکہ انہوں نے ڈی۔ آئی۔ جی کے پاس اصل حالات کی رپورٹ بھی کر دی۔ لیکن اس کے برعکس مسٹر بھنڈاری نے کسی خاص مصلحت سے اس معاملہ کو طول دینا چاہا۔ مذبح کے آثار دیکھنے اور اس کے ثبوت میں کیمیکل اگزیمینیشن کا نتیجہ پہونچ چکنے اور مسلمانوں سے یہ وعدہ کر لینے کے باوجود کہ مذبح بنوا دیا جائے گا۔ معاملہ کو بڑھا دیا۔ اور یہ تجویز اٹھائی۔ کہ ہندو مُسلمان اس تنازعہ کے تصفیہ کے لئے ثالث مقرر کریں۔ حالانکہ مذبح کے وجود کے یقینی ہونے کی حالت میں ثالث کی قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی۔ یہ ثالثی کی تجویز ہی بتاتی ہے۔ کہ ایک سیدھی سادی بات کو خواہ مخواہ پیچیدہ بنانا چاہا۔ مذبح منہدم ہونے کی شکایت موصول ہونے پر چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ بذریعہ پولیس تحقیقات کرواتے۔ کہ مذبح منہدم کرنے والے کون ہیں۔ اور ان کے برخلاف مقدمہ چلاتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ اور مجھے حیرت ہے کہ اتنا بڑا حادثہ ہو جانے کے باوجود ابھی تک حکومت نے مسٹر بھنڈاری کے متعلق کچھ نہیں کیا۔ اور اب تک ایسے افسر کو اس ضلع میں کیوں رہنے دیا۔ حکومت اس طرح کے تغافل سے یقیناً فرض ناشناس حکام کو موقع دیتی ہے۔ کہ وُہ نہ صرف رعایا پر ظلم کریں۔ بلکہ ظلم کرنے کے بعد اس کے متعلق شہادات کو ملیا میٹ بھی کر سکیں۔

غرض مذبح کے انہدام پر جوں جوں وقت گذرتا گیا۔ مسٹر بھنڈاری کا رویہ افسوسناک ہوتا گیا۔ ۱۷- اپریل کو عید الاضحیٰ تھی۔ اور مسلمان اس موقعہ پر اپنے سابقہ دستور کے مطابق حق رکھتے تھے۔ کہ قربانی کریں۔ انہوں نے مسٹر بھنڈاری کی خدمت میں درخواست دی۔ کہ عید قربان نزدیک آ رہی ہے۔ ان کا مذبح بنوا دیا جائے۔ اس درخواست کا جواب ایسے تنگ وقت میں دیا گیا۔ کہ مسلمانوں کے لئے ناممکن تھا۔ کہ وُہ اس پر عمل کر سکتے عید سے ایک روز قبل یعنی ۱۶- اپریل کو مسلمانوں کو یہ جواب دیا گیا۔ کہ اگر وُہ عید کے روز قربانی کرنا چاہتے ہیں۔ تو پہلے وُہ باقاعدہ لائسنس حاصل کریں۔ ایک دن میں جبکہ ضلع ۲۹ میل کے فاصلہ پر ہو۔ اور دفتر عید کے لئے بند ہو رہے ہوں۔ مُسلمانوں کے لئے کہاں ممکن تھا۔ کہ وُہ لائسنس حاصل کرتے۔

ہندو مُسلمانوں کی گرفتاری اور رہائی

اس جواب کے ساتھ ہی دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت ایام عید میں ۲۸- مسلمانوں اور ۲۸- ہندوؤں کو حفظِ امن کی غرض سے گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا گیا۔ مسٹر بھنڈاری کا یہ عمل بھی یقیناً ایسا تھا جس سے ہندوؤں اور مُسلمانوں کے تعلقات بجائے سلجھنے کے اور بگڑے قید کی حالت میں حکیم الدین صاحب مجسٹریٹ علاقہ کے ذریعہ سے مسٹر بھنڈاری نے ثالثی کی تحریک دوبارہ اٹھائی۔ آخر قید کے اندر ہی مسلمانوں نے ثالثی کی تجویز سے پہلے تو انکار کر دیا۔ مگر پھر مان لیا۔ مسٹر بھنڈاری اور حکیم الدین صاحب اور مسٹر ڈیس ثالث منتخب ہوئے ثالث نامہ ۱۸- اپریل کو باقاعدہ لکھا گیا۔ جس پر ہندوؤں اور مسلمانوں نے دستخط ثبت کئے۔

ثالث مقرر کرنے کی تجویز جب سے مسٹر بھنڈاری کی طرف سے اٹھائی گئی تھی۔ اپنی صریح حق تلفی سمجھ کر مسلمان اس کا انکار کرتے چلے آ رہے تھے۔ کیونکہ اس کی سوائے اس کے اور کوئی غرض نہ تھی۔ کہ ہندو قانون کی گرفت سے بچ جائیں اور ثالثی کے ذریعہ مذبح کے متعلق کوئی نیا امر پیدا ہو جائے۔

ثالث نامہ

غرض ثالث نامہ لکھا گیا۔ اور ہندوؤں مسلمانوں سے مچلکے لے کر ان کو رہا کر دیا گیا۔ ۲۱- اپریل ۱۹۳۲ء کو مسٹر بھنڈاری۔ مسٹر ڈیس اور حکیم الدین صاحب فتح پور کے بنگلہ میں جو کہ پونڈری کے قریب ہے۔ بطور ثالث فیصلہ کرنے کے لئے آئے۔ مسلمانوں نے اپنے مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے۔

(۱) مذبح جہاں تھا۔ دوبارہ بنوا دیا جائے۔ (۲) گائے کی قربانی عید اور شادی بیاہ کے موقعہ پر اور نیز نذر نیاز کی غرض سے گھر پر ہی ہُوا کرے۔ اور فروخت کرنے کے لئے ذبیحہ مذبح میں ہوا کرے ثالثوں نے ان مطالبات کو مسلمانوں کا حق سمجھا۔ اور اس کے مطابق اپنا فیصلہ دیا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اس کا اعلان کر دیا گیا۔ جس پر فریقین نے خوشی کا اظہار کیا۔ اور ثالثوں کو

مذبح کے متعلق مُسلمانوں کی درخواستیں

اس کے بعد مسلمان اس انتظار میں تھے۔ کہ اس فیصلہ کے مطابق ان کا مذبح بنا دیا جائے لیکن ۱۳- مئی تک مسٹر بھنڈاری کی طرف سے اس فیصلہ کی تعمیل میں کوئی امر ظہُور میں نہ آیا۔ سوائے اس کے کہ ۱۳- مئی کو نائب تحصیلدار کیتھل چوہدری رحیم بخش خاں صاحب کے ذریعہ لوگوں کو ڈپٹی کمشنر کی طرف سے مطلع کیا گیا۔ کہ جو مذبح ۲۶-۲۷- مارچ کی درمیانی شب کو گرایا گیا تھا۔ بنا دیا جائے۔ اس حکم کی تعمیل میں نائب تحصیلدار صاحب نے ایک درخواست برائے لائسنس مذبح سلیمان ولد الہ دین کے نام سے لی۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۰ کالم اول)

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر آسمانی شواہد

سُنّتِ الٰہیہ

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ اپنے انبیاء کی تائید میں ہمیشہ غیر معمولی نشانات نازل فرماتا۔ اور دنیا کو دستِ قدرت کا نمونہ دکھلاتا ہے۔ جب سے دُنیا میں اصلاح خلق کے لئے انبیاء آئے اسی وقت سے اس قدرتِ الٰہی کا ظہور ہوتا چلا آیا ہے۔ اسی سنت کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیائے کرام کو نشانات ملے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تو معجزات کا بحرِ بیکراں عطا کیا گیا۔ جب سنت الٰہی یہ ہے۔ تو کسی انسان کے دعویٰ ماموریت کرنے پر ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم دیکھیں۔ اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ کے نشانات و معجزات ہیں یا نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے متواتر نشانات، اس کے صدق و راستی پر شاہد ہوں۔ تو ہمیں اس کی صداقت کا اعتراف کر لینا چاہیئے ؞

دورِ حاضرہ کا مصلحِ اعظم

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق اس وقت اصلاح خلق کے لئے حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپکی تائید میں اللہ تعالیٰ نے نشانات ظاہر فرمائے۔ ان نشانات کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سینکڑوں امورِ غیبیہ پر اطلاع بخشی۔ اور کس طرح پھر وہ خبریں پوری ہو کر آپ کی صداقت کا عظیم الشان نشان بن گئیں

براہین احمدیہ میں عظیم الشان پیشگوئی

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جو ۱۸۸۱ء، ۸۲ء میں طبع ہوئی۔ اس میں آپ نے یہ الہامات درج فرمائے ہیں۔

(۱) فحان ان تعان و تعرف بین الناس یعنے وقت آ رہا ہے جب لوگ تیری مدد کے لئے تیار کئے جائینگے۔ اور تجھکو دُنیا میں مشہور کیا جائیگا

(ب) انت وجیہٌ فی حضرتی اخترتک لنفسی وانی جاعلک للناس اماما تو میرے حضور عزت رکھتا ہے۔ میں نے تجھے اپنے لئے چن لیا۔ میں بہت سے لوگ تیرے تابع کر دونگا اور تو ان کا راہنما بنایا جائیگا۔

(ج) اَلَا ان نصر اللہ قریب۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ یأتون من کل فج عمیق۔ ینصرک اللہ من عندہٖ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ لا مبدل لکلمات اللہ یعنے اللہ تعالیٰ کی نصرت قریب ہے۔ دور دراز اور عمیق راہوں سے تجھے مالی مدد پہنچے گی۔ اور لوگ تیری خدمت میں دور دور کی راہوں سے آئیں گے خدا تجھے اپنے پاس سے نصرت دیگا۔ تیری مدد کے لئے وہ لوگ کھڑے کئے جائیں گے۔ جنکی طرف آسمان سے ہم الہام نازل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں۔

(د) واتل علیھم ما اوحی الیک من ربک ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس۔ اصحاب الصفۃ وما ادراک ما اصحاب الصفۃ۔ تریٰ اعینھم تفیض من الدمع یصلّون علیک۔ لوگوں کو وہ وحی سنا جو تیرے رب نے تیری طرف نازل کی۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ترش روئی سے پیش نہ آنا۔ اور ان کی کثرت اور انبوہ اور فوج در فوج آنے سے تھک نہ جانا۔ کچھ لوگ اصحاب الصفہ ہوں گے تجھے کیا معلوم۔ کہ اصحاب الصفہ کیا چیز ہیں۔ تو دیکھیگا۔ کہ ان کے آنسو جاری ہوں گے۔ اور وہ تجھ پر درود بھیجیں گے۔

(ہ) ویقولون ان ھٰذا الا اختلاق قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یریدون لیطفئوا نور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ وان لم یعصمک الناس یعصمک اللہ من عندہ۔ یعنے لوگ کہیں گے۔ کہ یہ محض بناوٹ ہے۔ انہیں کہدے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کاروبار ہے۔ پھر انہیں ان کے لہو و لعب میں چھوڑ دے۔ خدا وہ ہے۔ جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ وہ اسے تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرے۔ یہ لوگ ارادہ کریں گے۔ کہ جس نور کو خدا دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے۔ اس کو بجھا دیں۔ مگر خدا اس نور کو پورا کریگا۔ اگرچہ منکروں کو تکلیف ہو۔ خدا تجھے لوگوں کے حملوں سے محفوظ رکھیگا۔ اگرچہ لوگ تجھے نہ بچائیں۔

ترقی جماعت اور مخالفت کی خبر

یہ اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے۔ جو ۱۸۸۱ء، ۸۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا اور اس وقت نازل ہوا جب آپ اکیلے تھے۔ کوئی جماعت آپ کے ساتھ نہ تھی۔ کسی ملک یا شہر میں آپ کی شہرت نہ تھی۔ آپ دنیا سے الگ تھلگ ایک گوشۂ گمنامی میں رہتے اور طبعاً ہر قسم کی شہرت سے متنفر تھے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کا کلام اترتا ہے۔ اور وہ بتاتا ہے۔ کہ اگرچہ اس وقت تو اکیلا ہے مگر عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جب لوگ تیری مدد کے لئے تیار کئے جائیں گے تو لوگوں میں مشہور کیا جائیگا۔ اور تو ان کا امام بنیگا۔ لوگ دور دور کے علاقوں سے تیرے پاس آئیں گے۔ اور عمیق راہوں سے تجھے مالی امداد ملے گی۔ وہ وقت قریب ہے۔ جب کثرت سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ یہ تو ماننے والوں کا حال ہے تیرے مخالف بھی ہوں گے جو سخت مخالفت کریں گے۔ مگر خدا ایسے سامان پیدا کریگا۔ کہ وہ اپنی تدبیروں میں ناکام رہیں گے۔ اور روز بروز تجھے ترقی ہوتی چلی جائیگی

الٰہی وعدوں کا ظہور

چنانچہ دیکھ لو۔ اس وحی الٰہی کے نزول کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ ماموریت کیا۔ تو دور دراز کے علاقوں کے لوگ ایک ایسے گاؤں میں آنے لگے جس میں ظاہری زیب و زینت اور دلکشی کے لحاظ سے کوئی دلچسپی کا سامان نہ پہلے تھا۔ اور نہ اب ہے۔ مخالفین نے آپ کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ کفر کے فتوے شائع کئے۔ لوگوں میں آپ کے متعلق نفرت و حقارت پیدا کرنے کے لئے بڑے بڑے پوسٹر لمبے لمبے اشتہار اور ضخیم کتابیں شائع کیں۔ مگر ہوا کیا۔ کیا مخالف کامیاب ہو گئے۔ ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ وہ بہت بری طرح اپنے اس مقصد میں ناکام رہے۔ اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح و مہدی کو دُنیا میں ہر موقعہ پر کامیابی عطا کی۔ اور آج وہ دن ہے۔ کہ لاکھوں خدام آپ کے حلقہ بیعت میں شامل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی یہ تائید و نصرت بتاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعویٰ میں صادق ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی ویسی ہی تائید کی جیسی وہ اپنے رسولوں کی کیا کرتا ہے۔

طاعون اور امراض مہلکہ

پھر اللہ تعالیٰ کا ایک اور نشان بھی آپ کی صداقت کا زبردست گواہ ہے۔ اور وہ یہ کہ فروری ۱۸۹۸ء میں آپ کو الہام ہوا۔ الامراض تشاع والنفوس تضاع۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم یعنے دنیا میں مختلف قسم کے امراض پھیل جائیں گے جن کے نتیجہ میں بہت سے نفوس ہلاک ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرتا۔ جب تک وہ اپنی حالت ایسی نہیں بنا لیتی اس الہام کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ رویا شائع فرمایا۔ کہ

"میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں۔ اور وہ درخت نہایت بدشکل اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا۔ کہ یہ کیسے درخت ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ طاعون کے درخت ہیں۔ جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے" (اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء)

ان دو پیشگوئیوں میں سے پہلی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر دی گئی۔ کہ ہندوستان میں مختلف امراض پھیل جائیں گے جن کے نتیجہ میں بہت سی جانیں ضائع ہونگی۔ اور یہ حالت اس وقت تک قائم رہیگی جب تک قوم اپنی حالت نہیں بدلے گی۔ دوسری پیشگوئی میں صریح طور پر بتایا گیا۔ کہ عنقریب طاعون ہندوستان میں پھیلنے والی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دونوں پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ مختلف امراض پھیلے۔ جنہوں نے ہزاروں کو لقمۂ اجل بنایا۔ پھر طاعون پھیلی۔ اور لاکھوں کو ہلاک کر گئی ؞

الدار کی حفاظت کا وعدہ

اس کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ یہ وعدہ بھی فرمایا تھا۔ کہ انی احافظ کل من فی الدار ولنجعلہ اٰیۃً للناس ورحمۃً منا وکان امراً مقضیا عندی معالجات یعنے میں ہر اس شخص کی جو تیرے دار میں ہو۔ حفاظت کروں گا۔ وہ ہماری طرف سے رحمت کی جگہ ہوگی۔ اور میں اسے لوگوں کے لیے آیت بناؤنگا۔ یہ بات اٹل ہے۔ تمام معالجات میرے پاس ہیں۔ چنانچہ دیکھنے والوں نے دیکھا۔ اور جو چاہے اب بھی تحقیق کر سکتا ہے۔ کہ باوجود طاعون کی شدت کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دار میں طاعون کا کوئی کیس نہ ہوا۔ حالانکہ نہ صرف مضافات قادیان بلکہ خاص قادیان میں پڑوس میں معاندین کے گھر طاعون پڑی۔ مگر آپ کا دار اور اس میں رہنے والے اسی طرح اس سے محفوظ رہے۔ جسطرح حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں بیٹھنے والے محفوظ رہے تھے۔

ایک شبہ کا ازالہ

ممکن ہے کوئی شخص کہدے۔ کہ یہ اتفاقی امر ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسب ذیل اعلان ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:۔ "انی احافظ کل من فی الدار واحافظک خاصۃ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے۔ کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے۔ طاعون سے بچاؤنگا۔ اور خاصکر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے۔ اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا تعالےٰ کی تمام کتب مقدسہ پر۔ اور بالخصوص قرآن شریف پر۔ اور میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص سے یا جو شخص ان کا ہمرنگ ہے۔ یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ یہ انسان کا افترا ہے۔ تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے۔ کہ یہ انسان کا افترا ہے۔ خدا کا کلام نہیں۔ ولعنۃ اللہ علیٰ من کذب وحی اللہ جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ و لعنۃ اللہ علےٰ من افتریٰ علی اللہ اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے۔" (بدر ۶ر جون ۱۹۰۷ء)

مخالفین کی عبرتناک ہلاکت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک یہ بھی نشان ہے۔ کہ وہ مخالف جو آپ کے مقابل آئے۔ تباہ اور برباد ہو گئے۔ چنانچہ

۱۔ چراغ الدین جموں نے حضرت اقدس کے مقابلہ پر ایک دعا شایع کی۔ جس کا عکس حقیقۃ الوحی میں موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے لئے یہ الہام شایع فرمایا۔

"انی اذیب من یریب (ترجمہ) میں فنا کر دوں گا۔ میں غارت کر دوں گا۔ میں غضب نازل کروں گا۔ اگر اس نے شک کیا۔ اور اس پر ایمان نہ لایا۔ اور رسالت و ماموریت کے دعویٰ سے توبہ نہ کی۔ ملت کو عین خسوف قمر کے وقت میں چراغ الدین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا (دافع البلاء ص ۲)" اس الہام کے عین مطابق ۴ر اپریل ۱۹۰۶ء کو وہ اپنے دو بیٹوں سمیت ہلاک ہوگیا۔

(ب) الٰہی بخش اکونٹنٹ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں مدعی الہام تھا۔ اور اس نے کہا تھا میں موسیٰ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۵ر مارچ ۱۹۰۷ء کو اس کی نسبت یہ وحی الٰہی ہوئی "ایک موسیٰ ہے۔ میں اس کو ظاہر کروں گا۔ اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دونگا۔" (ب) اجر الاثیم واریہ الجحیم۔ گنہگار کو میں کھینچونگا اور اسے دوزخ دکھاؤں گا۔ بلجت آیاتی میرے نشان ظاہر ہو گئے ان الہامات میں بتایا گیا تھا۔ کہ وہ جو سچا موسیٰ ہے۔ اس کی صداقت کے ظاہر ہونے کا وقت آگیا۔ اور کاذب موسیٰ جہنم میں جائیگا۔ اس کے مطابق ۷ر اپریل ۱۹۰۷ء کو الٰہی بخش طاعون سے ہلاک ہو گیا

(ج) قادیان کے آریہ کسی زمانہ میں بہت زوروں پر تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک اخبار بھی نکالا۔ آخر جب شوخیوں اور شرارتوں میں یہ لوگ حد سے بڑھ گئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "قادیان کے آریہ اور ہم" تصنیف شایع فرمائی۔ اور اس کے ٹائیٹل پیج پر یہ شعر لکھا۔

میرے مالک تو ان کو خود سمجھا
آسمان سے پھر اک نشاں دکھلا

اس کے بعد اس اخبار کے کارپرداز لقمۂ طاعون ہو گئے۔ اور ان کا اخبار بھی بند ہو گیا۔

(د) سعد اللہ لدھیانوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سخت مخالف تھا۔ جو ہمیشہ گالیوں سے بھری ہوئی نظم و نثر شایع کیا کرتا تھا۔ تو آپ کو اس کے متعلق الہام ہوا۔ ان شانئک ھو الابتر اور انجام آتھم میں آپ نے اسے مخاطب کر کے لکھا۔ اگر تو ذلت کے ساتھ نہ مرے۔ تو میں سچا نہیں۔ آخر وہ آپ کی زندگی میں ہی جنوری ۱۹۰۷ء میں طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ اور جیسا کہ خدا تعالےٰ نے اطلاع دی تھی۔ وہ ابتر رہا۔ اس کا بیٹا بھی جو الہام سے پہلے ہو چکا تھا۔ لاولد رہا اور اسی حالت میں دنیا سے کوچ کر گیا۔

(ہ) کرم الدین نام ایک شخص آپ کے مقابلہ پر اٹھا۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایسے مقدمات دائر کر دیئے۔ جن کا سلسلہ دو سال تک رہا۔ آپ نے مواہب الرحمٰن ص ۱۲۹ پر اس کے متعلق شایع فرمایا۔ ورأیت ان آخر امری نجات بفضل رب العالمین ولو بعد حین و بشرت ان البلاء یرد علےٰ عدوی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا ہے۔ کہ انجامکار میری ہی فتح ہوگی۔ گو کچھ مدت کے بعد ہو۔ اور مجھے بشارت دی گئی ہے۔ کہ یہ بلا الٹ کر میرے دشمن پر پڑیگی۔ چنانچہ ایک مقدمے کا فیصلہ ۸ر اکتوبر ۱۹۰۳ء کو سنایا گیا۔ مجسٹریٹ نے کرم الدین کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ تمہارا جرم ثابت ہے۔ اور عذرات غلط۔ اس لئے پچاس روپے جرمانہ اور بصورت عدم ادائے جرمانہ دو ماہ قید محض کی سزا دی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کذاب لئیم اور مہین وغیرہ کے جو الفاظ کرم الدین کے لئے استعمال فرمائے تھے۔ اور جن کے متعلق اس نے دعویٰ ہتک عزت دائر کیا تھا۔ ان کے متعلق ۷ر جنوری ۱۹۰۵ء کو سشن جج امرتسر نے جو فیصلہ دیا۔ اس کے بعض الفاظ یہ ہیں۔

"ہمارے خیال میں ہتک آمیز الفاظ کا استعمال۔ یہاں تک درست تھا۔ کہ ہم مستغیث کی مذمت کرتے اگر الفاظ مذکور کسی قدر بڑھ کر بھی ہوتے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کے جواب میں (مدعا علیہ) اس امر کا بالکل مستحق تھا۔ کہ وہ مستغیث پر ایسا اتہام لگاتا جسکو ہم فی الواقع راست قرار دیتے ہیں۔" (الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۵ء)

غرض اسی طرح اور بہت سے مخالف آپ کے مقابل پر اٹھے۔ مگر وہ ذلیل و رسوا ہوئے۔ اور انہوں نے اپنی ہلاکت یا ذلت و رسوائی سے ثابت کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے سچے اور راستباز رسول ہیں۔

زلازل اور جنگ عظیم کی پیشگوئی

اسی ضمن میں ایک اور نشان صداقت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ۹ر جون ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی۔ عفت الدیار محلہا ومقامہا زلزلہ سے رہائشی اور عارضی دونوں قسم کے مکانات ناپید ہو جائیں گے۔ اس سے پہلے دسمبر ۱۹۰۳ء کو الہام ہوا تھا۔ "زلزلہ کا دھکا" اور پھر الہام ہوا "موتا موتی لگ رہی ہے"۔ ان الہامات کے مطابق ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کو وہ خوفناک زلزلہ آیا۔ جو اہل پنجاب کو اب تک نہیں بھولا۔ جو زلزلہ کیوجہ سے کانگڑہ اور بھاگسو کے علاقہ میں بہت سے مکان گر گئے۔ اور ۳۰ ہزار آدمی اس زلزلہ سے ہلاک ہو گئے۔ مجروحین کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیۃ الانذار النداء من وحی السماء وغیرہ اشتہارات شایع کئے۔ جن میں آنے والی مصیبتوں سے ڈرایا۔ اور حقیقۃ الوحی میں صاف طور پر لکھدیا۔

"وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام ہمت اور خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کیساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائیگا۔ اسے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اسے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اسے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے"

ان الفاظ کو مدنظر رکھ کر جنگ عظیم کے واقعات پر غور کرنے سے

تمدنِ اسلام

بے پردگی کے نتائج

تہذیب مغربی کا اثر

اسلام نے مرد عورت کے باہم اختلاط اور میل جول کی سخت مخالفت کی ہے۔ غض بصر کے علاوہ عورتوں کے لئے پردہ کا حکم دیا ہے۔ لیکن تہذیب مغربی کا رنگ مسلمان کہلانے والوں کو بھی رنگین کرتا جا رہا ہے۔ اور وہ اسے پرانے زمانہ کی تعلیم اور زمانہ جاہلیت کی یادگار سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک عورت کو گھر کے اندر پردہ کے ساتھ رکھنا۔ اس پر ایک ظلم اور صریح ناانصافی ہے جسے اس تہذیب کے زمانہ میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ بے چینی کے ساتھ اس دن کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب مرد و عورت ہندوستان میں بھی اسی آزادی کے ساتھ ایک دوسرے سے مل سکیں۔ جس طرح یورپ میں ملتے ہیں۔

یورپ میں بے پردگی کے نتائج

لیکن یہ ان کی ناسمجھی ہے۔ تمدنی آرام و اطمینان اور خانگی آسودگی کا راز اسی میں ہے۔ کہ ہر شعبۂ زندگی میں اسلام نے جو ہدایات دی ہیں۔ ان پر عمل کیا جائے۔ پردہ کے متعلق اسلام نے جو حکم دیا ہے۔ اس کی معقولیت اور فائدہ کے لئے بیسیوں دلائل پیش کئے جا چکے ہیں۔ لیکن آج ہم یورپ میں بے پردگی کے خوفناک نتائج اور اس وجہ سے خانگی زندگی کی تلخی کا ایک نظارہ پیش کر کے پردہ کی فضیلت اور برتری ثابت کرتے ہیں۔

یورپ میں نکاح کی بے وقعتی

عورتوں کی مادر پدر آزادی کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ نکاح کے متعلق خیالات میں تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ اور عورتیں خصوصیت کے ساتھ شادی سے متنفر نظر آتی ہیں۔ آزادانہ طور پر طبعی جذبات کی سیری کے سامان میسر ہونے کی صورت میں وہ خواہ مخواہ خانگی زندگی کی پابندیوں اور نکاح کی زنجیروں میں جکڑا جانا فضول اور لغو خیال کر رہی ہیں

ذہنیت میں اس قدر تبدیلی پیدا ہو چکی ہے۔ کہ یورپ کے قوانین کے رو سے اگر کوئی عورت ناجائز تعلقات کی بناء پر حاملہ ہو جائے۔ لیکن وضع حمل سے قبل شادی کر لے۔ تو اس کے بچے کو ولد الحرام نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ بعض ممالک مثلاً سکاٹ لینڈ کا قانون تو یہ ہے۔ کہ اگر بچہ کی پیدائش کے بعد بھی شادی کر لی جائے۔ تو بچہ کو حرامی نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ اسے جائز بچہ قرار دیا جائے گا ؟

ناجائز بچوں کی کثرت

لیکن جائز بچہ کے مفہوم کو اس قدر وسیع کر دینے کے باوجود یورپ میں ایسے بچوں کی تعداد روز افزوں ہے جنہیں یہ تعریف بھی جائز نہیں قرار دے سکتی۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے گذشتہ ایڈیشن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ انگلستان میں ایسے ناجائز بچوں کی تعداد جنہیں قانونی طور پر ولد الحرام کہا جا سکتا ہے۔ ۶ و ۵ فیصدی ہے یعنے ہر ہزار میں ۶۵ بچے ناجائز ہوتے ہیں۔ فرانس۔ بلجیم۔ پرسیا۔ فن لینڈ میں یہ تعداد ۷ و ۸ فیصدی۔ آسٹریا۔ ناروے۔ سکاٹ لینڈ میں ۹ فیصدی۔ ڈنمارک۔ سویڈن۔ آئس لینڈ۔ سیکسنی میں ۱۵ فیصدی اور وائم برگ اور بویریا میں تو بیس فیصدی تک یہ تعداد پہنچی ہوئی ہے ۱۸۵۱ء میں پیرس میں جو تہذیب کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ ناجائز بچوں کی پیدائش ۷۵ء ۲۶ فیصدی تھی۔ اور آسٹریا کے دارالخلافہ وائنا میں ۷ ء ۵۱ فیصدی بچے ناجائز تعلقات کا نتیجہ تھے۔

زناکاری جرم نہیں

یہ اعداد و شمار آج سے بہت عرصہ قبل کے ہیں۔ اب یورپ کی عریانی اور بے پردگی اس حالت سے بہت آگے بڑھ چکی ہے اور اسی نسبت سے فواحش اور بے حیائی میں ترقی کا بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ان لوگوں کی اخلاقی حالت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ انگلستان میں زناکاری کوئی خاص جرم نہیں سمجھا جاتا۔ غیر شادی شدہ مرد یا عورت اگر زنا کا ارتکاب کریں۔ تو یہ کوئی خاص جرم نہیں۔ ہاں اگر دونوں میں سے کوئی شادی شدہ ہو۔ تو ارتکاب زنا کرنے والی عورت کا خاوند نالش کر سکتا ہے۔ ویسے فوجداری کارروائی کوئی نہیں کی جاتی سکاٹ لینڈ کا قانون بھی اسی قسم کا ہے۔ اور ریاستہائے امریکہ میں بھی یہی حالت ہے۔

بے پردگی اور شراب خوری

مرد عورت کا بے روک میل جول اس امر کا مقتضی ہے کہ شہوات نفسانی ان پر غالب رہیں۔ اور شراب خوری اس کا لازمی نتیجہ ہے۔ سو یورپ میں بے پردگی کے باعث شراب خوری نہ صرف مردوں میں بڑھ رہی ہے۔ بلکہ عورتوں میں ان سے بھی زیادہ ہو رہی ہے۔ اسلام نے جہاں پردہ کی سخت تاکید کی ہے۔ وہاں شراب سے بھی روکا ہے۔ کیونکہ ایک کی اجازت ہونے سے دوسری کا راستہ خود بخود کھل جانا یقینی ہے۔ مسلمانوں کے اندر پردہ کی پابندی اس بات کا موجب ہے۔ کہ انتہائی تنزل کے زمانہ میں بھی ان میں شراب خوری کی لعنت دوسری اقوام کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔

شراب نوشی

لیکن یورپ میں عورتیں بکثرت شراب نوشی کا شکار ہو رہی ہیں۔ ۱۸۸۱ء میں انگلستان میں شراب خوری کی وجہ سے جو اموات ہوئیں ان میں ۶۹ فیصدی مرد اور ۳۱ فیصدی عورتیں تھیں۔ لیکن ۱۸۹۹ء میں جہاں یہ تعداد قریباً تین گنا ہو گئی۔ وہاں عورتوں کی نسبت اموات بھی مردوں سے زیادہ ہو گئی۔ چنانچہ اس سال مردوں کی تعداد تو گھٹ کر ۶۹ سے ۶۰ فی صدی رہ گئی۔ لیکن عورتوں کی تعداد ۳۱ سے ترقی کر کے چالیس فیصدی ہو گئی۔

یورپ کی متاہلانہ زندگی کی تلخی

یہ ہے۔ اس سوسائٹی کا خاکہ جس کی تقلید کو یورپ زدہ مسلمان معراج تہذیب قرار دیتے اور جس کی پیروی کو فلاح دارین سمجھے ہوئے ہیں ذرا غور تو کرو۔ اس ملک میں متاہلانہ زندگی کس قدر تلخ ہو گی۔ اور انسان گھر کے آرام و راحت سے کس قدر دور ہو گا۔ جہاں بے حیائی زناکاری اور شراب خوری اس حد کمال کو پہنچ چکی ہو۔ ان حالات میں جبکہ نکاح جیسی اہم چیز کو اس قدر بے حقیقت و بے وقعت سمجھا جاتا ہے۔ سوچنا چاہیئے۔ وہ سچی وفاداری محبت و الفت۔ اخلاص اور سچی ہمدردی کہاں ہو سکتی ہے۔ جو متاہلانہ زندگی کی جان بلکہ اس کے لئے بمنزلہ روح ہے

اہل یورپ کی قابل رحم حالت

نادان لوگ اس تہذیب کو حاصل کرنے کے لئے بیقرار ہیں۔ لیکن خدا گواہ ہے ہمیں تو یہ حالات دیکھ کر اہل یورپ کی حالت پر بیحد رحم آتا ہے۔ کہ وہ بیچارے آرام و راحت اور آسائش کے ہر قسم کے سامان میسر ہوتے دولت و اموال کی فراوانی اور ملک و حکومت غرضیکہ سب کچھ رکھنے کے باوجود کس قدر عذاب الیم میں مبتلا ہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی زندگی ہے۔ کہ میاں کہیں خاک چھانتا پھرے اور بیوی کہیں۔ کس قدر بد مذاق اور ناسمجھ ہیں۔ وہ لوگ جو ایسی بیگانگی بلکہ بے غیرتی کی زندگی کو پسند کرتے ہیں۔ اور اسے اپنے ہاں رائج کرنے کے لئے بے چین نظر آتے ہیں :

اسلام کا پیش کردہ نقشہ

اس کے مقابلہ میں اس زندگی کا مطالعہ کرو جسے حقیقت سے ناآشنا لوگ عورتوں پر ظلم سے تعبیر کرتے ہیں۔ عورت اپنے گھر میں بیٹھی ہے۔ گھر کے کام کاج اور بچوں کی پرورش وغیرہ میں مصروف ہے۔ اپنے خاوند کی آمد کا انتظار کر رہی ہے۔ اور اس بات کا اسے خیال ہے۔ کہ جب اس کا خاوند تھکا ماندہ باہر سے آئے۔ تو اسے زیادہ سے زیادہ آرام و راحت پہنچائے۔ اور وہ اس کی بے لوث محبت کی داد دے۔ دوسری طرف خاوند اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر سیدھا گھر پہنچتا ہے۔ اور بیوی بچوں میں بیٹھ کر اطمینان قلب پاتا ہے۔

یہ ہے اسلامی تعلیم کا نقشہ۔ لیکن افسوس کہ یورپ کی ہوا آہستہ آہستہ اسے بگاڑ رہی ہے۔ اور اس کے اثر کی وجہ سے مسلمانوں میں بھی کئی برائیاں نظر آنے لگی ہیں۔ یہ برائیاں اسی وقت کی ہیں۔ جب ناسمجھوں اور نااہلوں نے اسلامی اصول کو ترک کر کے ان کی جگہ مغربیت پر عمل کرنا شروع کیا۔ مگر جب اسلامی معاشرتی اور مشرقی اصول زیر عمل تھے۔ اس وقت تک یہ خرابیاں پیدا نہ ہوئی تھیں۔ اور نہ ہی ہو سکتی تھیں ؟

نظارتوں کے اعلانات

دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عملی ثبوت

جن احباب نے ماہ مئی ۱۹۳۲ء میں وصیت کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عملی ثبوت پیش کیا ہے ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

(۱) مسماۃ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مرزا غلام اللہ صاحب قادیان
(۲) مسماۃ نواب بی بی صاحبہ — سٹروعہ ضلع ہوشیارپور
(۳) مسماۃ عمر بی بی صاحبہ — " " "
(۴) چوہدری اللہ دتہ صاحب — سارچور ضلع گورداسپور
(۵) مسماۃ حرمت بی بی صاحبہ — سٹروعہ ضلع ہوشیارپور
(۶) چوہدری انشاء اللہ خانصاحب — لدھوریاں
(۷) میاں نظام الدین صاحب — لنگیری ضلع جالندھر
(۸) اہلیہ میاں نظام الدین صاحب — " "
(۹) مسماۃ حلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر فضل الدین صاحب — یوگنڈا
(۱۰) حاجی میراں بخش صاحب — انبالہ شہر
(۱۱) میاں دین محمد صاحب — ننگل باغباناں قادیان
(۱۲) مسماۃ رائیاں صاحبہ — جگہ ضلع جالندھر
(۱۳) چوہدری محمد قاسم صاحب — اوکاڑہ ضلع منٹگمری
(۱۴) میاں محمد اسمٰعیل صاحب — کوٹ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

تکمیل احمدیہ ڈائرکٹری

مجلس مشاورت کے موقعہ پر ایک ڈائرکٹری شائع کی گئی تھی۔ جو بہت مختصر اور نامکمل تھی۔ اور یہ تجویز ہوئی تھی۔ کہ اسے مکمل کیا جائے۔ اس کے واسطے ضروری ہے۔ کہ ہر شہر ہر بستی اور گاؤں سے احمدی اصحاب کی مکمل فہرست ہمارے پاس پہنچے جس میں ہر احمدی کا نام۔ پورا پتہ۔ پیشہ۔ تفصیل کاروبار اور ماہوار آنی درج ہو۔ نیز یہ لکھا ہو۔ کہ (۱) وہ دوسرے احمدیوں کو کس قسم کے کاروبار میں امداد دے سکتے ہیں۔ اور (۲) کس قسم کے کاروبار میں وہ دوسرے شہروں کے احمدیوں سے امداد کے خواہشمند ہیں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

احمدیہ سکول گھٹیالیاں کی طرف توجہ کی جائے

احمدیہ مڈل سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کی حالت ایسی کمزور ہو گئی تھی کہ آخر کار اس کے بالکل ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو گیا تھا

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفارش پر محکمہ تعلیم و تربیت نے اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے احباب کو اس کی ہر طرح امداد کرنی چاہیئے اور بہت جلد علاقہ میں سے قابل ادخال طلباء کو اس سکول میں بھجوا کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ شروع سال میں اگر طلباء کی تعداد اچھی ہو گئی۔ تو سکول کے لئے بہت بہتری کا باعث ہو گا۔ ناظر تعلیم و تربیت

ضرورت

(۱) ہمارے ایک دوست بعمر ۴۰-۴۲ سال تجربہ کار دستیم انجن ڈرائیور بیکار ہیں۔ ۴۰ ہارس پاور تک کا سٹیم انجن بخوبی چلا سکتے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو ان کی امداد کر کے ممنون فرمائیں۔

(۲) ایک باورچی کی ضرورت ہے جو کہ انگریزی اور دیسی کھانا دونوں قسم کا پکا سکتا ہو۔ مخلص احمدی ہو۔ خواہشمند احباب ہم سے خط و کتابت کریں۔ درخواست کے ساتھ مقامی امیر یا سکرٹری کی تصدیق ہو کہ یہ صاحب مخلص احمدی ہیں اور دیانتدار ہیں۔ ناظر امور عامہ

(۳) ایک ایسے حکیم کی ضرورت ہے جو علاقہ ملکانہ ضلع آگرہ میں جا کر اپنا کام کرے۔ اور وہاں تبلیغ بھی کرے جبہ پڑھا سکے۔ ایسے آدمی کو ہم ۱۰؍ ماہوار دیں گے۔ باقی اخراجات خود کرے یا کوئی اور ایسا آدمی ہو۔ جو وہاں تبلیغ کا کام ۱۰؍ پر کر سکے اس کے ساتھ اپنا کوئی کام دکان وغیرہ وہاں کر لے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان

دفتر بہشتی مقبرہ کو فوت شدہ موصیوں کے حالات زندگی ایک کتابی صورت میں شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ تمام احباب کو چاہیئے کہ اس کار خیر میں امداد دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یعنی جس موصی کے حالات ان کو معلوم ہوں۔ لکھ کر دفتر ہذا میں بھیج دیں۔ یا اگر کسی اخبار میں انہوں نے پڑھے ہوں۔ تو حوالہ سے مطلع فرمائیں۔

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

فرنچائز کمیٹی کی سفارشات

پر

مسلم لیگ کی رائے

مسلمانانِ کشمیر کے مطالبات کی حمایت

آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے مندرجہ ذیل قرارداد اپنے تازہ اجلاس میں منظور کی ہیں۔

۱۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ صوبجات میں حق رائے کی توسیع کے اصول کی تائید کرتی ہوئی اس رائے کے اظہار کو ضروری خیال کرتی ہے کہ انڈین فرنچائز کمیٹی عوام کے مختلف طبقات میں حق رائے کی تقسیم کے سلسلہ میں ناکام رہی ہے۔ حالانکہ کمیٹی کا مقصد ہی یہ تھا۔ کہ وہ اس مسئلہ کا تصفیہ کرے۔ گول میز کانفرنس اور سائمن کمیشن کی یہ خواہش تھی کہ صوبجات میں دیگر اقوام کی طرح مسلمان رائے دہندوں کی تعداد ان کی آبادی کے تناسب کے مطابق مقرر کی جا سکے۔ فرنچائز کمیٹی کی کامیابی صرف یہی ہے۔ کہ اس نے ایک موجودہ اختلاف کی بصورت ذیل تائید کر دی ہے۔

(۱) موجودہ صوبجاتی کونسلوں کے رائے دہندوں کی بیگمات کو حق رائے حاصل ہو گیا ہے۔

(۲) اچھوت اقوام کے لئے حق رائے کے ضروری اوصاف کو خاص طور پر کم کر دیا گیا ہے۔ اور اس طرح ان کی آراء میں اضافہ ہو گیا ہے۔

ان حالات کے پیش نظر مجلس عاملہ انڈین فرنچائز کمیٹی کی سفارشات پر توجہ دلاتی ہے (رپورٹ کے صفحہ ۳۰۶ کے پیرا ۹۱ کے آخر میں یہ لکھا ہے) کہ جب جدید فرنچائز کے بنیادی اصولوں کو تسلیم کر لیا جائیگا۔ تو حق رائے کے اس آخری معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے انتخابی فہرستیں تیار کی جائیں گی۔ اگر کسی قوم کے سلسلہ میں یہ معلوم ہو کہ اس کے رائے دہندوں کی تعداد آبادی کے تناسب سے کم ہے۔ تو ایسے اختلاف کو دور کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ اس معاملہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری اطلاعات کی فراہمی نہایت ضروری ہے۔ اس لئے کہ جدید دستور کے ماتحت جدید حلقہ ہائے نیابت معرض وجود میں آئیں گے۔

۲۔ (الف) آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کو خاص حلقہ ہائے نیابت کے قیام لیبر کی جداگانہ نمایندگی۔ اور عورتوں کے حق رائے دہی کے لئے علیحدہ اوصاف کے تعین پر سخت اعتراض ہے۔ مجلس عاملہ کی یہ رائے ہے کہ عورتوں کو مردوں کے

مساوی تصور کیا جائے اور کسی عورت کو اس کے خاوند کے اختیارات کے ماتحت حق رائے نہ دیا جائے۔ اس لئے کہ یہ اصول تمام آئینی قوانین کے خلاف ہے اور بزم خواتین کی شہادتیں بھی اس کے خلاف ہیں۔

(ب) مجلس عاملہ کی یہ رائے ہے۔ کہ جہاں تک نمائندگی کا تعلق ہے عورتوں اور مردوں کے لئے ایک ہی اصول مقرر ہو۔

(ج) مجلس عاملہ وزیر اعظم کے اس اعلان کی پر زور تائید کرتی ہے کہ خاص مفادوں کی نمائندگی سے توازن قوت پر کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے اور نہ عضب کا اس قدر موقع دیا جائے کہ فرقہ وار میزان بالکل درہم برہم ہو جائے۔

(۳) مجلس عاملہ اس تجویز کے ساتھ اتفاق کرتی ہے۔ کہ انکم ٹیکس صوبجاتی آمدنی کا ذریعہ ہے۔ اور فیڈرل حکومت کی اسی ذریعہ سے امداد کی جائے گی۔ لیکن فیڈرل فنانس کمیٹی کی دوسری سفارشات کی تائید نہیں کر سکتی۔ لیگ کی مجلس عاملہ کے نزدیک ہندوستان میں ذمہ دار حکومت کے قیام کی خاطر صوبجات کے لئے مالی خود مختاری ایک نہایت ہی ضروری امر ہے۔ اس کے علاوہ مجلس عاملہ کی یہ رائے ہے۔ کہ فیڈریشن کے تمام اجزا کو فیڈریشن کی ایک سکیم کے ماتحت امداد کرنی چاہیئے۔ اور اس کے لئے کوئی مساوی پیمانہ مقرر نہ کیا جائے۔ اور ریاستوں کو فیڈرل حکومت میں اپنی نمائندگی کے اختیار سے امداد کرنی چاہیئے اور یہ نمائندگی ان کی آبادی کے تناسب سے کسی حال میں بھی متجاوز نہ ہو۔

(۴) مجلس عاملہ اس معاملہ پر سخت حیران ہے کہ صوبہ بمبئی سے علیحدگی سندھ کے راستہ میں مختلف مشکلات پیش کی جا رہی ہیں۔ مجلس عاملہ کی یہ رائے ہے کہ اصلاحات سے قبل آبپاشی کے قرضوں کو منسوخ کر دیا جائے۔ اور انہیں جغرافیائی عدم تقسیم پر محمول کیا جائے۔ اور کمیٹی حیران ہے کہ اکیس لاکھ روپے کے انکم ٹیکس کی رقم جس میں حصہ داری کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ اسے امدادی رقم میں کیوں شامل کیا جائے۔ جبکہ آسام کے متعلق پیرسی رپورٹ اور بہار اڑیسہ کے متعلق ہیٹن پورٹ نے اس قسم کی رقوم کو نظر انداز کر دیا تھا پر فیسر بھاٹیجا کے اعتراضات کا جو اس نے بریبن کمیٹی کے روبرو پیش کئے تھے۔ شافی جواب دیا جا سکتا ہے علیحدگی سندھ کے خلاف جو اعتراضات پیش کئے جا رہے ہیں۔ در اصل ان کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو کسی صوبہ میں بھی اکثریت حاصل نہ ہو۔ لیکن لیگ کی مجلس عاملہ یہ واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ مسلمانان ہند کسی ایسے دستور کو قبول نہیں کریں گے۔ جس میں مسلمانوں کی اکثریت کو بلا وجہ اقلیت بنایا جائیگا۔

(۵) (ا) مجلس عاملہ گلینسی کمیشن کی خدمات اور مسلمانان کشمیر کے ازالہ مشکلات کے لئے مہاراجہ کشمیر کی کوشش کو بنظر استحسان دیکھتی ہے۔ مجلس عاملہ اس بات پر زور دیتی ہے۔ کہ ریاست کی ملازمتوں میں مسلمانوں کا حق ان کی آبادی کے لحاظ سے مقرر کیا جائے۔ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ ایک غیر جانبدار اور خود مختار پبلک سروس کمیشن مقرر کیا جائے۔ اور یہ ریاست کے

(ب) مجلس عاملہ اس بات پر زور دیتی ہے کہ ریاست کشمیر کی مجوزہ اسمبلی میں مسلمانوں کی نمائندگی ان کی آبادی کے تناسب سے مقرر کی جائے اور کسی حالت میں بھی ان کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل نہ کیا جائے۔

(ج) مجلس عاملہ اس بات پر زور دیتی ہے کہ گلینسی کمیشن کی سفارشات اور دیگر اصلاحات کو ریاست پونچھ اور جموں میں بھی باقاعدہ نافذ کیا جائے۔ کیونکہ یہ ریاستیں بھی ریاست کشمیر کا اہم جزو ہیں۔

(د) مجلس عاملہ نہایت ادب لیکن نہایت زور کے ساتھ مہاراجہ بہادر صاحب وزیر اعظم اور مسٹر گلینسی کو مسلمانان پونچھ کی مصائب پر متوجہ کرنا چاہتی ہے۔ اور اس بات پر زور دیتی ہے کہ فوری تحقیقات کے بعد ازالہ کا مناسب انتظام کیا جائے۔

پونچھ کے ٹریبونل کا تباہ کن اقدام

جاگیر پونچھ کی حکومت نے پنڈت گنگا رام بی۔ اے اور سردار محمد اکرم خاں پر مشتمل جو ٹریبونل مقرر کیا وہ نہایت ناموزوں ہے۔ کیونکہ پنڈت صاحب متعصبانہ ذہنیت کے مالک ہیں۔ جس کے ثبوت میں اگر ضرورت پڑی تو ان کا گزشتہ ریکارڈ پیش کیا جائیگا۔ سردار صاحب کی حالت اور بھی بدتر ہے۔ جاگیر دار ہونے کے علاوہ آنکھوں میں بینائی نہیں اور کانوں میں شنوائی نہیں۔ جوڈیشل قانون سے بھی نابلد۔ انگریزی سے ناآشنا۔ ضبط شدہ پنشن کی واگذاری کے محتاج ہونے کی حالت میں ہر طرح ہندو نوازی کا پورا پورا ثبوت بہم پہنچانے والے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ آج سے بیس سال قبل آپ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور چھ مہینہ تک جج بھی رہ چکے ہیں۔ مگر دوران ملازمت میں بھی ہمیشہ مسلمانوں کے مسلمہ دشمن مانے جاتے رہے ہیں۔ مسلمانوں کا ٹریبونل کے واسطے مطالبہ تھا مگر ایسا ٹریبونل درکار نہیں تھا جو بجائے انصاف کے ان کے مصائب میں اور اضافے کا باعث ہو۔ ٹریبونل مذکور کے تقرر پر مسلمانوں نے جاگیر پونچھ کی حکومت کے روبرو صدا ئے احتجاج بلند کی مگر شنوائی نہیں ہوئی مسلمان چاہتے ہیں اس ٹریبونل میں مقامی حکام نہیں بلکہ جموں کشمیر سے یا برٹش انڈیا سے غیر جانبدار افسر منگوائے جائیں۔ مگر چونکہ جاگیر مذا کی مقامی حکومت نہیں چاہتی کہ باہر سے جج منگوائے جائیں۔ ٹریبونل مذکور کی غیر منصفانہ اور مسلم کش پالیسی کا ثبوت یہ ہے کہ اس وقت تک صرف پانچ مقدمے سنے۔ پہلے دن سبز باغ دکھانے کے لئے دو آدمیوں کو بری کر دیا۔ دوسرے دن اسی نوعیت اور جرم کے دوسرے مقدمے میں پانچ آدمیوں کی مدت دو دو ماہ سزا کم کی اور کچھ جرمانہ معاف کر کے باقی سزا و جرمانہ کو بحال رکھا۔ تیسرے دن دو اپیلیں بالکل خارج کر دیں۔ اور ایک اپیل اس طرح منظور کی کہ اس مقدمہ کی سب سابقہ کارروائی کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اسی مہاشہ بھگت رام جج کے پاس اسے بھیج دیا جس نے پہلے ملزموں کو جیلوں میں ٹھونسا تھا۔ فیصلہ جات اور مقدمات کی تمام کارروائی چیف جج خود اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں۔ اور سردار صاحب بت بنے ہوئے کرسی پر بیٹھے رہتے ہیں۔ وکیل ملزمان انگریزی میں جب بحث کرتے ہیں۔ تو سردار صاحب محو حیرت ہو کر ان کا منہ دیکھتے رہتے ہیں۔ اور آخر میں ہندوؤں کو خوش کرنے اور مقامی افسروں کے وقار کو بحال رکھتے ہوئے چیف جج صاحب کو جو فیصلہ لکھ دیتے ہیں۔ اس پر سردار صاحب موصوف بلا سوچے سمجھے دستخط کر دیتے ہیں۔ یمینی

تحصیل کوٹلی میں جبر و تشدد

اس وقت کوٹلی میں سنگھٹنی حکام کا زور ہے۔ تمام سرکاری عملہ اور وکلا کانگرسی ہیں۔ ہر ممکن طریقہ سے مسلمانوں کے کچلنے کی کوشش جاری ہے۔ کئی بے گناہ معزز مسلمان قید کی سزائیں برداشت کر چکے ہیں۔ کئی لوگ بلا کسی تحقیقات یا کارروائی کے حوالات جوڈیشل میں قید ہیں۔ اور ان سے ناروا سلوک کیا جاتا ہے سکھوں کا خاص جتھہ ہر روز رات کو تحصیل کے متصل گشت لگاتا رہتا ہے۔ موجودہ حکام کی روش فساد انگیز ہے۔ علاقہ میں کئی لوگوں کے گھروں میں سکھوں نے ڈاکے ڈالے۔ کشمیر کمیٹی کا فرض ہے۔ کہ وہ خدا کے لئے وزیر اعظم مسٹر کالون کو توجہ دلائے۔ کہ موجودہ سب جج کوٹلی اور تحصیلدار کوٹلی سب اسسٹنٹ شفاخانہ کورٹ انسپکٹر پولیس ہیڈ ماسٹر مڈل سکول کو یہاں سے بہت جلد تبدیل کر دے۔ اور ان کی بجائے مسلمان افسر لگائے ورنہ اندیشہ ہے۔ کہ صورت حالات قابو سے باہر ہو جائے گی۔ دلی حکام امن کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر مقامی ہندو

(بقیہ صفحہ ۴)

اس کے بعد ۱۹ رمئی کو سب انسپکٹر راجا جوت علی صاحب نے ایک دوسری درخواست برائے حصول امداد پولیس مسلمانوں سے لی جس میں یہ لکھا تھا۔ کہ چونکہ ۲۲ رمئی کو ہم مذبح بنائیں گے۔ اس لئے پولیس کی امداد دی جائے۔ لیکن کچھ نہ ہوا۔ پھر ۲۱ رمئی کو ایک اور درخواست دی گئی۔ کہ ۳۱ رمئی کو مذبح بنوانا ہے۔ پولیس کا انتظام کیا جائے۔ اس درخواست کا بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا

مسلمانوں کا وفد

آخر ۳۱ رمئی کو ایک وفد مشتملہ محمد بشیر احمد صاحب قاضی عبدالرحمان صاحب وغیرہ بمقام کرنال مسٹر ڈلیس سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس حاضر ہوا۔ اور مذبح بنانے کے متعلق ان سے گفتگو کی۔ مسٹر ڈلیس ان کو اپنی کار میں سوار کر کے مسٹر بھنڈاری کے پاس جو اس وقت بمقام اندری تھے لے گئے۔ وہاں گفتگو ہونے پر مسٹر بھنڈاری نے اس وفد کو یہ جواب دیا۔ کہ ہندوؤں کی طرف سے ایک دیوانی دعویٰ دائر ہو گیا ہے۔ کہ جس زمین میں مذبح تھا۔ وہ افغانوں کی ملکیت ہے۔ قصاب وہاں مذبح بنانے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ جب تک اس درخواست کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ مذبح بنانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اور یہ کہ اس مقدمہ کی تاریخ چھ جون ہے۔ اور انہوں نے سب جج (ہندو) کو تاکید کی ہے کہ اس کا جلدی فیصلہ کر دیا جائے۔ اور وفد کو یقین دلایا۔ کہ مقدمہ کمزور ہے۔ اور ایک دن میں اس کا فیصلہ ہو جائیگا۔ پھر مذبح بنا دیا جائے گا۔ وفد نے امید دلانے پر اس بات کی خواہش کی۔ کہ اینٹیں اور مصالحہ وغیرہ ابھی سے جمع کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ تاکہ وقت پر دقت نہ ہو۔ وفد کا بیان ہے۔ کہ مسٹر بھنڈاری نے ان کو مصالحہ جمع کرنے کی اجازت دی۔ مگر مسٹر ڈلیس جن سے میں نے ملاقات کی ہے۔ اس آخری حصہ کی تصدیق نہیں کرتے مگر یہ بات بالکل یقینی ہے۔ کہ حکیم الدین D.S.P نے مسلمانوں کو اجازت دی۔ کہ وہ ابھی سے اینٹیں وغیرہ جمع کرنا شروع کر دیں۔ اور اس امر کی تصدیق بعض ان حکام کے بیانات سے بھی ہوتی ہے جن سے میں ملا ہوں ؛

مسلمانوں پر حملہ

غرض مسٹر بھنڈاری کی طرف سے کسی صریح ممانعت کا نہ ہونا بلکہ ان کی طرف سے یہ امید دلانا۔ کہ چھ تاریخ کو فیصلہ ہو جائیگا اور نیز اس سے بھی کہ ثالثوں نے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ کا اعلان کیا تھا۔ نیز اس لئے بھی کہ مجسٹریٹ علاقہ نے مسلمانوں کو اس بات کی اجازت دے دی تھی۔ کہ وہ اینٹیں وغیرہ جمع کر لیں۔ انہوں نے ۴ر جون کو اینٹیں وغیرہ جمع کرنی شروع کیں۔ ان کی حفاظت کے لئے ایک ہیڈ کانسٹیبل اور چار سپاہی مقرر کر دیئے گئے ابھی تیسرا ہی چھکڑا آیا تھا۔ کہ چھ سات سو ہندو قصبہ اور ارد گرد کے دیہات کے کلہاڑیاں چھویاں اور گنڈاسے وغیرہ سے مسلح ہو کر آ پہنچے۔ اور یک لخت تیس چالیس مسلمانوں پر جو وہاں موجود تھے ٹوٹ پڑے۔ سپاہی بھاگ نکلے۔ اور ۲۵ مسلمان بری طرح زخمی ہوئے جن میں سے تین جانبر نہ ہو سکے۔ مقتولین میں ایک شیخ سوہنی صاحب جو قصبہ کے معزز اور ذی اثر لوگوں میں سے تھے۔ اور میونسپل کمشنر تھے۔ دوسرے سید افضال حسین صاحب ذیلدار اور ایک اور شخص کسی پانی پت میں آیا ہے۔ کہ اول الذکر دونوں کو مقامی ہندوؤں نے خصوصیت سے مروایا چودہری سوہنی صاحب کو بار بار چوکیدار بھیج کر اور یہ کہہ کر موقعہ پر بلوایا گیا۔ کہ ان کی موجودگی از بس ضروری ہے

یہ اصل حالات ہیں۔ جو کہ موقعہ پر معلوم کئے۔

موجودہ صورت حال

اب صورت حال یہ ہے۔ کہ دس جون کی صبح کو جب میں مسٹر ڈلیس سپرنٹنڈنٹ پولیس اور انسپکٹر و سب انسپکٹر پولیس سے ملا ہوں۔ اس وقت مجھے ان سے معلوم ہوا ہے۔ کہ چوراسی ہندوؤں کو اس فساد کے ضمن میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور مزید گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ اور یہ کہ دفعہ ایک سو سات کے ماتحت جو وارنٹ ڈپٹی کمشنر کی طرف سے بعض مسلمانوں کے گرفتار کرنے کے لئے جاری کئے گئے تھے۔ وہ کمشنر صاحب کے حکم کے ماتحت منسوخ ہو چکے ہیں۔ اس سے بھی مسٹر بھنڈاری کی ذہنیت کا پتہ چلتا ہے۔ کہ ستم رسیدہ مسلمانوں کے گھروں میں ماتم پڑا ہوا ہے۔ ان کے زخموں سے خون ٹپک رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ ان کے زخموں کے اندمال کا فکر کرتے ہندوؤں کے جرم کو کمزور کرنے کے لئے بالمقابل مسلمانوں کو گرفتار کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں ان سے مل نہیں سکا۔ مگر میں نے دیگر ذرائع سے کوشش کر کے یہ معلوم کیا ہے۔ کہ وہ اس بات سے صریح انکار کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کو مذبح بنانے کی کوئی اجازت دی لیکن یہ بھی صحیح نہیں۔ کہ مسلمانوں کو اینٹیں وغیرہ جمع کرنے سے منع کیا ہو۔ ۲۷ رمئی کو ہندوؤں کی طرف سے دعویٰ دائر ہوتا ہے۔ اور ۴ر جون تک مسلمانوں کو کوئی امتناعی حکم نہیں دیا گیا۔ کہ وہ مذبح بنانے کے لئے کسی قسم کی کارروائی نہ کریں۔ بلکہ پولیس کا مسلمانوں کے ساتھ بھجوانا بتلاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے مذبح بنانے کی ابتدائی تیاری حکام کے علم کے ساتھ ہوئی۔ مسٹر ڈلیس جو بالطبع صاف گو افسر واقع ہوئے ہیں۔ اس امر کی شہادت دے سکتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو اینٹیں وغیرہ لے جانے سے ہرگز منع نہیں کیا گیا۔ اور یہ کہ حکیم الدین صاحب نے ان کو اجازت دی کہ وہ بے شک تیاری کریں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی۔ کہ مسلمانوں کی اس تیاری کو جرم قرار دیکر ان کے خلاف وارنٹ گرفتاری کس طرح جاری کئے گئے۔ اور ہندوؤں نے جب مذبح گرایا۔ تو ان کے ساتھ اس قسم کا کوئی قانونی معاملہ نہ کیا گیا ؛

ایک خطرہ

ہندوؤں کی اس وقت جو گرفتاریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ ان کے متعلق مجھے ایک خطرہ ہے۔ اور وہ یہ کہ گرفتاریاں دیر کے بعد عمل میں لائی گئی ہیں۔ جس کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے ہندو حکام کے متعصبانہ رویہ کو دیکھ کر تعاون کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس میں وہ حق بجانب تھے۔ دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ تفتیش ۲ دن کے بعد شروع ہوئی۔ اور اس اثنا میں ہندوؤں کو کافی موقعہ مل گیا۔ کہ آلات خون آلودہ کو غائب کر دیں۔ دس و گیارہ جنا کو بھی جب میں واپس آیا تھا۔ مزید گرفتار شدگان سے بھری ہوئی لاریاں کرنال پہنچیں۔ یہ گرفتاریاں اس حد تک ہو رہی ہیں۔ کہ احتمال ہے۔ کہ مقدمہ خراب ہو جائے۔ اور شہادتیں پیچیدہ ہو کر مجرم چھوٹ جائیں ؛

اندریں حالات میرا مشورہ حضور کی خدمت میں یہ ہے۔ کہ حکومت ہند کو توجہ دلائی جائے۔ کہ وہ مسٹر بھنڈاری کے متعلق تحقیقاتی کمیشن بیٹھائے ؛

چند ضروری حوالجات

مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ قرآن کو دیکھئے۔ اور اس کے حاشیہ کی تفسیر کو جو مولانا شاہ عبدالقادر صاحب نے تحریر فرمائی ہے۔ ملاحظہ کرنے سے ذیل کے حوالے معلوم ہوتے ہیں :۔

(۱) توبہ کرنے سے عذاب ٹل گیا : "سو ہزاروں سے ملے پیغام اللہ کا دیا۔ وہ ٹھٹھے کرنے لگے۔ ایک مدت رہے۔ آخر خفا ہو کر بد دعا کی عذاب کی اور آپ نکل گئے۔ تین دن کا وعدہ کر کر تیسرے دن عذاب آیا۔ شہر کے سب لوگ جنگل میں نکلے اللہ کے آگے توبہ کی روئے۔ بت سارے توڑ ڈالے عذاب ٹل گیا۔" (حاشیہ سورہ یونس [illegible])

عالمگیر عذاب سے پہلے رسول کا آنا "یعنی برے عمل آفت لاتے ہیں پر حق تعالیٰ بن سمجھائے نہیں پکڑتا۔ رسول بھیجتا ہے۔ اسی واسطے" (حاشیہ بنی اسرائیل ع ۲)

مردے زندہ ہو کر پھر اس دنیا میں نہیں آتے "معلوم ہوا۔ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ آدمی مر کر پھر آتا ہے۔ سب غلط ہے۔ قیامت کو اٹھیں گے اس سے پہلے ہرگز نہیں" (حاشیہ مومنوں ع ۶)

عذاب اپنی بدعملی سے آتا ہے۔ "عمل بد آگے سے ہوتے ہیں لیکن رسول کے بھیجنے سے سزا ملتی ہے۔" (حاشیہ یونس ع ۵)

شعر کہنا نبوت کی شان کے منافی نہیں "مگر جو کوئی شعر میں اللہ کی یاد کہے۔ یا کفر کی مذمت یا گناہ کی برائی یا کافر اسلام کی ہجو کریں یہ اس کا جواب دے ایسا شعر عیب نہیں۔" (حاشیہ نمل ع ۱۲)

زمانے کے پیغمبر کو ماننا "فرمایا۔ کہ اللہ کا ماننا یہی ہے۔ کہ زمانہ کے پیغمبر کا حکم مانے اس بغیر اللہ کا ماننا غلط ہے" (حاشیہ نساء ع ۲۱)

خریداران الفضل جن کا چندہ ختم ہے

مندرجہ ذیل فہرست الفضل کے ان خریداروں کی ہے جن کا چندہ اخبار ۱۶ جون سے ۱۵ جولائی تک کسی تاریخ کو ختم ہوگا۔ مہربانی فرماکر اپنا نام پڑھتے ہی ہمیں منی آرڈر بھجوادیں یا دفتر محاسب کے ذریعہ۔ ورنہ ہم بموجب قاعدہ ۶ جولائی کا پرچہ الفضل وی پی کر دیں گے جس کے انکاری آنے پر پرچہ تا وصولی روپیہ امانت میں رہیگا منی آرڈر کے ذریعے آپ روپیہ بھیج دیں تو اس میں قریباً ۴ر کی بچت آپ کو ہے۔

مینیجر الفضل قادیان

نمبر خریداری	نام
۴۳	مرزا برکت علی صاحب
۶۱	چوہدری غلام احمد صاحب
۷۲	حکیم محمد حسین صاحب
۸۹	ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب
۱۷۴	بابو محمد حسین صاحب
۲۰۳	ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب
۲۱۳	جناب محمد عثمان صاحب
۲۵۸	بابو اکبر علی صاحب
۲۶۷	میاں محمد غوث صاحب
۲۷۵	میاں غلام احمد صاحب
۲۸۶	مولوی غلام علی صاحب
۲۹۴	امی کو یا کٹی
۳۲۷	جناب عبد الغفار خانصاحب
۳۲۹	مولوی غلام اکبر خانصاحب
۳۶۰	میاں غلام مصطفیٰ خانصاحب
۳۶۵	منشی حامد حسین صاحب
۳۷۴	حکیم احمد دین صاحب
۴۰۷	سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب
۴۱۵	سید مولوی محمد رضوی صاحب
۴۱۸	جناب غلام جبار صاحب
۴۶۴	مرزا حسین بیگ صاحب
۵۰۴	میاں محمد سلیمان صاحب
۶۱۲	اخوند محمد افضل خانصاحب
۶۲۰	خواجہ غلام محی الدین صاحب
۷۰۱	میاں کریم بخش صاحب
۸۱۷	سید فخر الاسلام صاحب

نمبر خریداری	نام
۸۳۸	چوہدری محمد اللہ داد خانصاحب
۸۵۴	مرزا غلام قادر خانصاحب
۸۷۰	مولوی نیاز محمد صاحب
۸۸۲	بابو ظہور الحسن صاحب
۸۸۴	ڈاکٹر محمد بخش صاحب
۹۷۹	میاں خوشی محمد صاحب
۱۰۴۰	منشی غلام حسین صاحب
۱۰۶۴	منشی محمد عبد اللہ صاحب
۱۱۶۵	حاجی عبد القدوس صاحب
۱۲۲۱	منشی شاہ نواز صاحب
۱۳۲۶	ایم محمد رفیع صاحب
۱۳۳۲	چوہدری حشمت اللہ صاحب
۱۴۳۰	بابو محمد شفیع صاحب
۱۴۸۶	ایم غازی الدین صاحب
۱۵۱۵	کپتان سید حبیب اللہ صاحب
۱۵۴۰	حیات محمد صاحب
۱۶۳۰	میاں محمد علی صاحب
۱۷۲۲	چوہدری عبد المالک صاحب
۱۷۳۱	سید عباس علی شاہ صاحب
۱۷۹۳	شیخ کریم اللہ صاحب
۱۸۳۶	عبد الستار صاحب
۱۸۳۸	منشی بلند خانصاحب
۱۹۱۱	میاں جان محمد صاحب
۱۹۶۸	میاں اللہ دتہ صاحب
۲۰۰۲	میاں نصیر الدین صاحب
	فیروز الدین صاحب

نمبر خریداری	نام
۲۰۴۲	منشی فیض محمد صاحب
۲۱۷۲	کریم داد خانصاحب
۲۱۷۴	میر کلیم اللہ صاحب
۲۲۰۴	دوست محمد صاحب
۲۲۰۶	چوہدری محمد حیات صاحب
۲۲۸۲	ڈاکٹر محمد عمر صاحب
۲۳۲۹	فقیر اللہ صاحب
۲۴۳۹	خانزادہ ممتاز علی صاحب
۲۵۰۸	مولوی نظام الدین صاحب
۲۶۳۲	وزیر علی صاحب
۲۶۵۵	عطاء اللہ صاحب
۲۶۶۰	شیخ ایم اے رشید صاحب
۲۶۷۵	بابو محمد شفیع صاحب
۲۷۱۷	میاں غلام نبی صاحب
۲۷۱۸	خانزادہ محمد دلاور خانصاحب
۲۷۲۰	میر امام بخش صاحب
۲۷۴۰	چوہدری عطار محمد صاحب
۲۷۸۱	مہدی حسین صاحب
۲۹۱۴	ڈاکٹر میر بخش صاحب
۲۹۴۷	خانصاحب محمد اوصاف علی صاحب
۳۲۴۷	میاں روشن الدین صاحب
۳۳۹۳	منشی برکت علی صاحب
۳۳۹۹	صوفی فضل الٰہی صاحب
۳۴۱۶	مولوی مبارک علی صاحب
۳۴۷۹	قریشی عبد المجید صاحب
۳۵۲۹	شمس الدین صاحب
	و فیروز الدین صاحب
۳۶۷۲	سید محمد یوسف شاہ صاحب
۳۷۰۶	چوہدری مولا بخش صاحب
۳۹۰۵	چوہدری مولا بخش صاحب
۳۹۷۱	محمد میاں صاحب
۴۰۰۴	حافظ سخاوت حسین صاحب
۴۰۰۸	ماسٹر فتح محمد صاحب
۴۰۱۲	چوہدری فضل الٰہی صاحب
۴۰۲۴	چوہدری جلال الدین صاحب
۴۱۷۴	محمد اقبال حسین صاحب
۴۱۸۳	مستری محمد یوسف صاحب
	و محمد ابراہیم صاحب
۴۳۴۳	عزیزہ سومیر خانصاحب

نمبر خریداری	نام
۴۴۴۹	عطاء اللہ صاحب
۴۴۷۹	پیر محمد اکبر صاحب
۴۵۲۵	ایس ایم عبد اللہ صاحب
۴۵۸۱	سید محمد عقیل صاحب
۴۶۲۶	خیر الدین سراج صاحب
۴۶۳۶	غلام احمد صاحب اختر
۴۶۴۴	سید غلام رسول صاحب
۴۷۳۹	مرزا جہانگیر بیگ صاحب
۴۷۷۱	احمد خان صاحب
۴۷۹۱	جمعدار محمد یعقوب خانصاحب
۴۸۲۹	محمد حسین صاحب زرگر
۴۹۲۵	ایم عبد الرحیم صاحب
۴۹۴۸	چوہدری محمد امین صاحب
۵۱۹۱	شیر محمد صاحب نمبردار
۵۱۹	سید اختر احمد صاحب
۵۱۹۹	بابو محمد امیر علی شاہ صاحب
۵۲۰۳	جناب غلام حسین صاحب
۵۲۱۴	بابو اعزاز اللہ صاحب
۵۲۳۲	محبوب عالم صاحب
۵۲۸۱	مولوی محمد کریم صاحب
۵۳۵۳	ڈاکٹر عبد العزیز صاحب
۵۳۵۷	مرزا محمد صدیق صاحب
۵۴۸۰	محمد عبد اللہ صاحب
۵۵۰۵	فضل الدین صاحب
۵۵۳۴	رحمت اللہ صاحب
۵۵۵۱	برکت علی صاحب
۵۵۸۰	چوہدری عبد اللہ خانصاحب
۵۵۹۶	رحمت اللہ صاحب
۵۸۱۸	دی جماعت احمدیہ
۵۸۲۰	مسٹر ظاہر الدین صاحب
۵۸۳۵	شیخ غلام حیدر صاحب
۵۹۴۹	علی بخش صاحب
۶۰۲۶	رسالدار حاکم علی خانصاحب
۶۱۰۳	شیخ غلام حیدر صاحب
۶۱۲۰	گلزار احمد صاحب
۶۱۶۰	بابو جلال الدین صاحب
۶۱۹۰	فضل کریم صاحب
۶۳۴۳	سردار بہادر خانصاحب
۶۳۶۷	الہ دین صاحب

نمبر خریداری	نام
۶۳۸۲	مرزا غلام حیدر صاحب
۶۳۸۷	محمد اسمٰعیل صاحب
۶۳۹۸	شیخ ابراہیم صاحب
	یوسف سلیمان صاحب
۶۴۳۶	بابو احمد خان صاحب
۶۵۱۱	غلام مصطفیٰ خانصاحب
۶۵۱۲	منشی غلام محمد صاحب
۶۵۹۴	سید سردار شاہ صاحب
۶۷۷۴	منشی سراج الدین صاحب
۶۷۸۶	چوہدری عبد الرحیم صاحب
۶۸۰۲	محمد حسین صاحب
۶۸۲۶	ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۶۸۲۸	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۶۸۹۳	چوہدری اللہ داد صاحب
۶۹۴۰	سلطان علی صاحب
۶۹۹۳	ماسٹر علی محمد صاحب
۷۰۸۲	ولی اللہ صاحب
۷۰۹۸	نور محمد صاحب
۷۱۳۷	فضل بھائی کرم علی صاحب
۷۲۴۵	منشی رحیم الدین صاحب
۷۳۵۵	ملک شیر بہادر خانصاحب
۷۳۶۴	منشی رحمت اللہ خانصاحب
۷۳۷۴	چوہدری شاہ محمد صاحب
۷۴۱۱	شیخ علی گوہر صاحب
۷۵۴۶	منشی محمد یعقوب صاحب
۷۵۵۵	ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب
۷۵۹۲	خواجہ محمد شریف صاحب
۷۶۰۳	غلام جیلانی خانصاحب
۷۶۵۸	مستری عبد الکریم صاحب
۷۶۵۷	چوہدری فیروز الدین صاحب
۷۷۲۱	چوہدری عبد الرحیم صاحب
۷۷۲۴	محمد عمر صاحب
۷۷۲۵	ایم نادر خانصاحب
۷۷۴۳	محمد میراں صاحب
۷۸۵۲	چوہدری خوشی محمد صاحب
۷۹۲۸	سید سعید احمد صاحب
۷۹۴۰	بنگال شو فیکٹری
۷۹۵۲	احمد حسین سعید صاحب
۷۹۵۶	دوست محمد صاحب

نمبر خریداری	نام
۷۹۶۲	ڈاکٹر چوہدری محمد انور صاحب
۷۹۶۵	عبد الکریم صاحب
۷۹۶۷	فضل احمد صاحب
۷۹۷۵	مولوی محمد عبد اللہ صاحب
۸۰۰۰	ارشاد علی صاحب
۸۰۰۵	عطار الٰہی صاحب
۸۰۲۵	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۱۰۴	بابو نصیر احمد صاحب ایڈیٹر
۸۱۷۵	کرم الدین صاحب
۸۲۰۳	محمد اسمٰعیل صاحب
۸۲۳۸	میاں عبد الحق صاحب
۸۲۴۲	ملک تجمل احمد صاحب
۸۲۶۲	محمد عبد الحق صاحب
۸۳۰۸	چوہدری غلام رسول صاحب
۸۳۱۰	امام الدین صاحب
۸۳۱۸	میر عزیز الدین صاحب
۸۳۱۹	خواجہ محمد شفیع صاحب
۸۳۷۰	عبد الرزاق صاحب
۸۴۴۸	عبد الحمید صاحب
۸۴۴۹	ایم احمد گل صاحب
۸۴۹۲	کرم الدین صاحب
۸۵۱۶	دانشمند صاحب
۸۵۱۹	چوہدری کرامت اللہ صاحب
۸۵۲۵	میاں عبد العزیز صاحب
۸۵۳۳	حکیم فضل حسین صاحب
۸۵۳۸	چوہدری دین محمد صاحب
۸۵۵۲	حوالدار میجر علی محمد صاحب
۸۵۶۰	قاضی ضیاء اللہ صاحب
۸۵۸۶	ایچ حیدر صاحب
۸۶۴۱	احمد الدین صاحب
۸۶۴۵	مولوی عبد الحی صاحب
۸۶۷۱	چوہدری فضل داد خانصاحب
۸۶۷۲	چوہدری مہر الدین صاحب
۸۶۷۴	سید محمد شاہ صاحب
۸۶۸۳	بشیر احمد شاہ صاحب
۸۶۸۷	بابو اللہ داد خانصاحب
۸۶۹۰	غلام حسین صاحب
۸۷۰۹	عبد المجید صاحب
۸۷۲۱	چوہدری بیرم خان صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

آل انڈیا ریلوے مینز فیڈریشن کی جنرل کونسل کا اجلاس شملہ میں ۱۴ جون کو منعقد ہوا جس میں مسئلہ تخفیف پر غور کیا گیا۔ ماتحت انجمنوں کی طرف سے فیڈریشن کو براہ راست عملی کارروائی کرنے کے لئے مکمل اختیارات دیئے گئے ہیں لیکن اس وقت تک کوئی فیصلہ نہ کیا جائیگا جب تک بورڈ تخفیف کے ضمن میں اپنے خیالات کا اظہار نہ کریگا۔

مولانا شوکت علی نے بحیثیت صدر مرکزی خلافت کمیٹی فسادات بمبئی کے متعلق خبروں اور مضامین کے سلسلہ میں ایڈیٹر فری پریس کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کے الزام میں استغاثہ دائر کر دیا ہے۔ مجسٹریٹ نے استغاثہ کی منظوری دیتے ہوئے مسٹر سدانند ایڈیٹر نیز پرنٹر و پبلشر کے خلاف سمن جاری کر دئیے ہیں۔

حکومت ہند نے سرکاری ریلوں اور دفاتر میں سے مزید سات ہزار ملازم معرض تخفیف میں لانے کا فیصلہ کیا ہے گذشتہ تخفیف کے نتیجہ میں جن میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ اب تک ہزاروں بیکار پھر رہے ہیں اور ان کی معاش کا کوئی انتظام نہیں ہوا۔ اب ان میں سات ہزار کا اضافہ صورت حالات کو بدتر بنا دیگا۔

امپیریل بنک ملتان سے دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کی جو چوری ہوئی تھی اس میں سے دو لاکھ اکتالیس ہزار پانسو روپیہ ۱۶ جون لاہور میں سراغ مل گیا۔ بنک کا جمعدار شیخ عبد اللطیف اور اس کا ایک ساتھی محمد حسین لوہار گرفتار کر لئے گئے۔

شکاگو سے ۱۳ جون کی اطلاع ہے کہ ایک عظیم الشان ایوان میں جو اڑتالیس متحدہ ریاستوں کے مبصروں سے مزین تھا اور جس میں مندوبین کی تقریروں کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے آلات جہیر الصوت نصب تھے جمہوری قومی کنونشن کا اجلاس شروع ہوا۔ اور امتناع شراب کے قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ کیا گیا۔ امتناع شراب کے حامی جن کی چار سال قبل اکثریت تھی اب اقلیت میں ہیں اور تنسیخ کے حامیوں کی زبردست اکثریت ہے۔ [illegible] بحث کے بعد [illegible] اور [illegible] ووٹوں کے تناسب سے امتناع مسکرات کے قانون کو منسوخ کر دیا گیا۔ اب امریکہ میں شراب کے استعمال پر کوئی قانونی پابندی عائد نہیں ہوئی۔

جاپانی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے ایک مسودہ قانون منظور کیا ہے جس کے رو سے سرمایہ کی برآمد کو روکا جائیگا۔

حکومت پنجاب کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے کام اور اس کے آئین و ضوابط کے لئے پنجاب کونسل کی منظور شدہ قرارداد دسمبر ۱۹۳۱ء کے مطابق ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے جو یونیورسٹی کے تعلیم کے موجودہ طریق۔ مختلف محکموں کی ہیئت ترکیبی اور ان کے اختیارات افسروں کے اختیارات اور ان کے فرائض۔ نظم و نسق۔ آمدنی اور مصارف یونیورسٹی اور اس سے ملحقہ اداروں کے حکومت کے ساتھ تعلقات وغیرہ مسائل کی تحقیقات عمل میں لائیگی۔

شریمتی ارملا دیوی صدر نیشنل کانفرنس جنہیں پندرہ روز تک کانگرس کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ممانعت کی گئی تھی۔ نوٹس کی خلاف ورزی کے الزام میں ۱۶ جون کو کلکتہ میں گرفتار کر لی گئیں۔

شدت گرمی کی وجہ سے دہلی میں ایک ہفتہ کے اندر ۹۸ شیر خوار بچے ہلاک ہو گئے۔ سخت گرمی کی وجہ سے میونسپل بورڈ کے سکولوں کے اوقات میں تبدیلی کر دی گئی ہے کلکتہ میں ۱۶ جون کو ضربت الشمس کے سولہ کیس ہوئے۔ دیگر مقامات سے بھی اسی قسم کی خبریں آ رہی ہیں۔

مہاراجہ بیکانیر کی طرف سے وائسرائے کو پیغام موصول ہوا ہے جس میں حکومت کی اس پالیسی پر جو بدامنی کے دبانے کے لئے اختیار کی گئی ہے۔ اظہار پسندیدگی کیا گیا ہے اور خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ کامل طور پر تعاون کے لئے تیار ہیں۔

اجمیر میں پولیس پارٹی نے ۱۵ جون کو ایک ہندو ہوٹل کی بلڈنگ پر چھاپہ مارا ہو کیبنوں میں ڈھکے ہوئے دیم برآمد کئے گئے۔

سر تیج بہادر سپرو نے ۱۷ جون شملہ میں وائسرائے سے ملاقات کی۔ مسٹر جیکر بھی ہمراہ تھے۔ اگرچہ ان ملاقاتوں کے نتائج کے متعلق سردست کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن فرقہ وار تصفیہ اور آئندہ آئینی اصلاحات کے ساتھ ان کا خاص تعلق ہے۔ اس لئے کہ اگر کنگ کونسل کے مباحث اب اسی منزل پر پہنچ چکے ہیں جہاں حکومت اور وزیر ہند کی طرف سے کسی بیان کی توقع بعید از قیاس نہیں۔

اخبار پاینیر کا لندنی نامہ نگار لکھتا ہے کہ سیاسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۹۳۳ء میں جدید اصلاحات کا مسودہ قانون پارلیمنٹ میں پیش ہو جائے گا جس کے رو سے ہندوستان کو صوبجاتی خود مختاری حاصل ہو جائیگی اور اس امر کا وعدہ کیا جائیگا کہ آئندہ دو تین سال تک فیڈرل طریق حکومت نافذ کر دیا جائیگا۔ سیاسی حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ اصلاحات کا یہ مسودہ قانون منظور ہو جائیگا اور اس طرح انگلستان اور ہندوستان میں دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں گے۔

نواب محمد اسمٰعیل خاں بیرسٹر ایٹ لاء اور مسٹر فخر الدین احمد ایم اے مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے وائس چانسلر اور پرو وائس چانسلر کی غیر حاضری کے دوران میں ان کے عہدوں پر متعین ہوئے ہیں۔

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ نے لوزان کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ عالمگیر اقتصادی مشکلات صرف فرانس اطالیہ جرمنی امریکہ اور انگلستان تک ہی محدود نہیں بلکہ انہوں نے تمام سلطنتوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ رکھی ہے بیکاروں کی تعداد اب اڑھائی کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ آپ نے ماہرین اقتصادیات کی کمیٹی کے اس فیصلہ کی تصدیق کی کہ باہمی اعتماد کی بحالی کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ بین الاقوامی قرضوں کا تصفیہ دنیا کی موجودہ اقتصادی حالت کے مطابق کیا جائے۔ مسٹر میکڈانلڈ نے فوری تصفیہ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ایسا تصفیہ جو جلد تکمیل کو پہنچ جائے ایسے تصفیہ سے ہزار درجے بہتر ہوگا جو طویل بحث اور ہنگامہ آرائیوں کے بعد حاصل ہو۔

آئرلینڈ اور انگلستان کے باہمی تنازعہ کے تصفیہ کے لئے مسٹر ڈی ویلرا نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ ایک ایسے آزاد ٹربیونل کے ذریعہ اس معاملہ کا فیصلہ کرایا جائے جس کے ارکان دولت متحدہ برطانیہ کے باشندے ہوں۔ سالانہ خراج اور دیگر رقوم کی ادائیگی کے تنازعہ کا تصفیہ کریں۔ ۱۷ جون مسٹر جے ایچ ٹامسن وزیر مستعمرات نے اس تجویز کو قطعی طور پر نامنظور کر دیا اور دار العوام میں اپنے اس فیصلہ کا اظہار کر دیا ہے کہ اس وقت تک برطانیہ کی یہ آرزو ہے کہ آئرلینڈ کو جو مراعات حاصل ہیں وہ ان سے متمتع ہوتا رہے لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ فری سٹیٹ کے طریق کار میں نمایاں تبدیلی پیدا نہ ہو ورنہ مراعات اس سال بند کر دی جائیں گی۔ آپ نے زبردست انتباہ کیا۔ کہ مسٹر ڈی ویلرا حالات کی نزاکت کا صحیح موازنہ کریں ورنہ انتہائی کشیدگی پیدا ہو جائیگی۔

شکاگو ۱۷ جون۔ ریپبلکن نیشنل کنونشن نے مسٹر ہربرٹ ہوور کو جمہوریہ امریکہ کا صدر نامزد کر دیا ہے۔

شملہ سے ۱۶ جون کی اطلاع ہے کہ آنریبل چوہدری ظفر اللہ خاں رکن تعلیمات حکومت ہند ۲۰ جون کو لاہور سے روانہ ہو کر ۲۱ جون شملہ پہنچ جائیں گے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی